THE HEIDELBERG CATECHISM 1563 AD

ہائیڈل برگ کیٹی کزم

ریفارمڈ چرچ آف پاکستان

ہائیڈل برگ
کیٹی کزم

The Heidelberg Catechism
(1563 AD)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	ہائیڈل برگ کیٹی کزم
مصنفین	:	زکریاس ارسیناس (Zacharias Ursinus) کیسپر اولیویانوس (Caspar Olevianus)
تدوین وتالیف	:	ارسلان الحق
لے آؤٹ وڈیزائن	:	عبداللہ رضوی 0333-4279887
بار	:	اوّل
اشاعت اوّل	:	2023ء
تعداد	:	1000
قیمت	:	-/250 روپے
ناشر	:	ریفارمڈ چرچ آف پاکستان
مطبع	:	ظفر سنز پرنٹرز–لاہور 0333-4279887

ہائیڈل برگ کیٹی کزم کا خاکہ

ہائیڈل برگ کیٹی کزم کا تعارف — صفحہ نمبر 4

کیٹی کزم کیا ہے؟ — صفحہ نمبر 5

دیباچہ: سوال نمبر 1 اور 2 — صفحہ نمبر 6

حصہ اوّل: سوال نمبر 3 تا 11 — صفحہ 7 تا 11

حصہ دوم: سوال نمبر 12 تا 5 — صفحہ نمبر 13 تا 38

حصہ سوم: سوال نمبر 86 تا 129 — صفحہ نمبر 39 تا 55

ہائیڈل برگ کیٹی کزم کا تعارف

ہائیڈل برگ کیٹی کزم جرمنی کے صوبہ پلاٹینیٹ کے خدا پرست حاکم فریڈرک سوم (1559ء تا1576ء) کی درخواست پر1562ء میں لکھا گیا۔ اس کو لکھنے کا سہرا اٹھائیس سالہ زکریاس ارسیناس(ہائیڈل برگ یونیورسٹی میں علم الٰہی کے پروفیسر) اورچھبیس سالہ پاسبان پادری کیسپر اولیویانوس کے سر ہے ۔ہائیڈل برگ کیٹی کزم پاسبانوں، اساتذہ اورنوجوانوں کی مذہبی رہ نمائی اور اصلاح کی غرض سے لکھوایا گیا تاکہ اُس علاقہ کی تمام اصلاحی کلیسیاؤں کو مضبوط کیا جائے کہ وہ جھوٹی اور گمراہ کُن تعلیمات سے محفوظ رہیں۔

ہائیڈل برگ کیٹی کزم جنوری 1563ءکی ہائیڈل برگ کی سنڈ میں منظور کیا گیا اور 19 جنوری 1563ء کو فریڈرک سوم کے دیباچے کے ساتھ جرمن زبان میں شائع کیا گیا۔ جرمنی کے شہر ہائیڈل برگ میں اشاعت کی وجہ سے اسے ہائیڈل برگ کیٹی کزم کا نام دیا گیا۔ اُسی سال ماہ نومبر میں کیٹی کزم کو 52 حصوں میں تقسیم کردیا گیا تاکہ کیٹی کزم کے ایک حصے کو سال کے ہر اتوار کو گرجا گھروں میں بیان کیا جاسکے۔

ہائیڈل برگ کیٹی کزم کا اب تک کئی زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ ملک پاکستان میں اس کا اُردو ترجمہ **پادری الیگزینڈر ڈیوڈ** (مرحوم) نے کیا اوراس کو **مینار روشنی** کے عنوان سے شائع کیا۔یہ ایک بہترین ایڈیشن ہے لیکن اِس ابتدائی اُردو ترجمہ میں سوالوں کے جوابات میں بائبلی آیات شامل نہیں تھیں۔ اِسی غرض سے ہائیڈل برگ کیٹی کزم کے اُردو ترجمہ پر نظرثانی کرکے سوالوں کے جوابات میں بائبلی آیات شامل کردی گئیں ہیں۔ آیات شامل کرنے کے لئے ہائیڈل برگ کیٹی کزم کا جدید انگریزی ترجمہ جسے سنڈ آف دِی آرسی یو ایس نے 2011ء میں تیار کیا، استعمال کیا گیا ہے۔ہائیڈل برگ کیٹی کزم کے اُردو ترجمہ کی ازسرِنو اشاعت کے لئے ہم سنڈ آف دِی آرسی یوایس اور ویسٹ منسٹر بائبلیکل مشنز کے مالی تعاون کے لئے شکرگزار ہیں۔

کیٹی کزم کیا ہے؟

لفظ کیٹی کزم (Catechism) یونانی زبان کے لفظ **کیٹی کیو** (κατηχέω) سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں **زبانی طور پر سکھانا** (تعلیم دینا، ہدایت کرنا یا تربیت کرنا بالخصوص مذہب کی زبانی ہدایت)۔ لفظ کیٹی کزم بائبل مقدس کے نئے عہد نامہ میں لوقا 4:1، اعمال 25:18 اور 21:21 اور 24، رومیوں 18:2، 1 کرنتھیوں 19:14 اور گلتیوں 6:6 میں **مستعمل** ہے اور اِس لفظ کو سیکھنے سکھانے، ہدایت اور واقف کروانے کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔انگریزی زبان میں سوال وجواب کے ذریعے تعلیم و تدریس (بالخصوصی دینی تعلیم) کا طریقہ کیٹی کزم (Catechism) کہلاتا ہے۔کیٹی کزم کی سادہ الفاظ میں تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ یہ سوال و جواب کے انداز میں مسیحی تعلیمات کا بیان ہے۔

دیباچہ

سوال نمبر 1۔ زندگی اور موت میں آپ کی واحد تسلی کیا ہے؟

جواب۔ یہ کہ میرا بدن اور روح (رومیوں 14: 7-8) زندگی اور موت دونوں میں میرے اپنے نہیں (1 کرنتھیوں 19:6) بلکہ یہ میرے باوفا نجات دہندہ (خداوند) یسوع مسیح کی ملکیت ہیں (1 کرنتھیوں 23:3)۔ جس نے اپنے قیمتی خون سے (1 پطرس 18:1-19) خدا کے عدل اور محبت کے تقاضے کو پورا کیا (1 یوحنا 7:1، 2:2) اور مجھے شیطان کے اختیار سے چھڑا لیا (1 یوحنا 8:3)۔ اور اِس قدر میری حفاظت کی (یوحنا 39:6) کہ میرے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر میرے سر کا ایک بال بھی نہیں گر سکتا (متی 29:10-30، لوقا 18:21)۔ بلکہ سب چیزیں مل کر میری نجات کے لئے کام کرتی ہیں (رومیوں 28:8)۔ اِس لئے وہ اپنے پاک روح کے وسیلہ سے مجھے ہمیشہ کی زندگی کا یقین دلاتا ہے (2 کرنتھیوں 1: 21-22، افسیوں 1: 13-14، رومیوں 16:8) اور مجھے اِس قابل بناتا ہے کہ اب سے اپنی خوشی اور رضامندی سے اُس (خداوند) کے لئے زندگی گزاروں (رومیوں 1:8)۔

سوال نمبر 2۔اس زندگی میں اطمینان اور تسلی کے لئے خوشی سے جان دینے کے لئے کتنی باتوں کو جاننا ضروری ہے؟

جواب۔ تین باتوں کو (لوقا 46:24-47، 1 کرنتھیوں 11:6، ططس 3:3-7)۔ پہلی یہ کہ میرا گناہ کتنا بڑا ہے اور اُس کی وجہ سے مجھے کن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے (یوحنا 41:9، 22:15)۔ دوسری یہ کہ میں کس طرح اِس گناہ کے بوجھ اور اِن مصیبتوں سے بچایا گیا ہوں (یوحنا 3:17)۔ تیسری یہ کہ اس بڑی نجات کے لئے مجھے کس طرح خدا کا شکر گزار رہنا چاہیے (افسیوں 5: 8-11، 1 پطرس 2: 9-12، رومیوں 11:6-14، 24:7-25، گلتیوں 13:3، کلسیوں 17:3)۔

حصہ اوّل

انسان کی مصیبت

سوال نمبر 3 تا 11

سوال نمبر 3۔ آپ اپنی گناہ آلودہ حالت اور اُس کے دکھ یا مصیبت کو کس طرح جانتے ہیں؟

جواب۔ خدا کی شریعت کے ذریعہ یا وسیلہ سے (رومیوں 3:20،7:7)۔

سول نمبر 4۔ خدا کی شریعت ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتی ہے؟

جواب۔ خداوند یسوع مسیح متی 22 ویں باب میں اس کا خلاصہ بتاتا ہے۔

اور اُن میں سے ایک عالم شرع نے آزمانے کے لئے اُس سے پوچھا۔ اے استاد توریت میں کون سا حکم بڑا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اِس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ اِن ہی دو حکموں پر تمام توریت (شریعت) اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے (متی 22:37-40،لوقا 10:27،استثنا 6:5،گلتیوں 5:14)۔

سوال نمبر 5۔ کیا آپ اِن سب پر مکمل طور پر عمل کر سکتے ہیں؟

جواب۔نہیں (رومیوں 3:10-12 اور 23، 1 یوحنا 1:8 اور 10)، میں فطری طور پر خدا اور اپنے پڑوسی سے نفرت کرنے کی طرف مائل ہوں (رومیوں 8:7، افسیوں 2:3)۔

سوال نمبر 6۔ کیا خدا نے انسان کو اِس قدر شریر اور سرکش بنایا؟

جواب۔نہیں (پیدایش 1:31)، خدا نے انسان کو اچھا اور اپنی شکل وصورت پر پیدا کیا (پیدایش 1:26-27) یعنی راست بازی اور حقیقی پاکیزگی میں۔ تاکہ وہ حقیقی طور پر اپنے خالق خدا کو جان سکے اور دل سے اُس کو پیار کرے اور ابدی مبارک حالی میں اُس کے ساتھ زندگی گزار سکے اور اُس کی تعریف اور جلال ظاہر کر سکے (2 کرنتھیوں 3:18، کلسیوں 3:10، افسیوں 4:24)۔

سوال نمبر 7۔ پھر انسان کی یہ بگڑی ہوئی فطرت کہاں سے آئی ہے؟

جواب۔ ہمارے پہلے ماں باپ کے گناہ میں گرنے اور نافرمانی کرنے سے۔ آدم اور حوا

نے باغ عدن یعنی فردوس میں گناہ کیا (پیدایش 3، رومیوں12:5 اور18-19)۔ اِس لئے ہماری فطرت اِس قدر بگڑ گئی کہ ہم سب گناہ کی حالت میں پیدا ہوئے ہیں (زبور 5:51 اور زبور14:2-3)۔

سوال نمبر8۔ کیا ہم اِس قدر بگڑ گئے ہیں کہ کوئی نیک کام نہیں کرسکتے اور ہر قسم کی بدی کی طرف مائل رہتے ہیں؟

جواب۔ جی ہاں (یوحنا6:3، پیدایش5:6، ایوب 4:14، یسعیاہ6:53)، جب تک خدا کے روح سے نئے سرے سے پیدا نہ ہوں (یوحنا5:3، پیدایش21:8، 2 کرنتھیوں 5:3، رومیوں18:7، یرمیاہ9:17)۔

سوال نمبر9۔ کیا پھر خدا بے انصافی نہیں کرتا جب وہ اپنی شریعت میں انسانوں سے ایسے کاموں کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں وہ (یعنی انسان) نہیں کرسکتا؟

جواب۔ نہیں، کیوں کہ خدا نے انسان کو اِس طرح بنایا کہ وہ اِن کاموں کو کرسکے (افسیوں24:4) لیکن شیطان کے بہکانے سے اپنی مرضی اور ارادہ سے نافرمان ہوگیا۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف وہ خود بلکہ اُس کی ساری نسل روحانی نعمتوں سے محروم ہوگئی (رومیوں12:5)۔

سوال نمبر10۔ کیا خدا اِس برگشتگی اور نافرمانی کی سزا نہ دے گا؟

جواب۔ یقیناً نہیں، کسی وجہ سے وہ اِسے بے سزا نہ چھوڑے گا (عبرانیوں27:9)۔ وہ ہمارے موروثی (فطری) اور حقیقی (عملی) گناہ سے سخت ناراض (ناخوش) ہے اور وہ ابدی عدالت کے وقت ضرور اِس کی سزا دے گا۔ جیسا کہ اُس نے اپنے کلام میں فرمایا ہے، لعنت اُس پر جو اِس شریعت کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے اُن پر قائم نہ رہے (استثنا26:27، گلتیوں10:3، رومیوں18:1، متی 41:25)۔

سوال نمبر11۔ لیکن کیا خدا رحیم نہیں ہے؟

جواب۔ بیشک خدا رحیم ہے (خروج34-6-7)۔ لیکن وہ اِسی طرح عادل (مصنف)

بھی ہے (خروج 5:20، زبور5:5-6، 2 کرنتھیوں 6:14-16، مکاشفہ 11:14)۔

اُس کا عدل اِس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جو گناہ خدا کی عظمت اور بزرگی کے خلاف کیا گیا ہے اُس کی سخت ترین سزا دی جائے۔ یعنی روح اور جسم کے لئے ابدی سزا۔

حصہ دوم

انسان کی مخلصی

سوال نمبر 12 تا 85

سوال نمبر 12۔ چونکہ خدا کی سچی عدالت کی وجہ سے ہم موجودہ اور ابدی سزا کے حقدار ہیں، ہم کس طرح اِس سزا سے بچ سکتے ہیں اور دوبارہ خدا کی نظروں میں مقبول ٹھہر سکتے ہیں؟

جواب۔ خدا چاہتا ہے کہ اُس کا انصاف پورا ہو (خروج 5:20 اور 7:23)۔ اِس لئے ہم خود مکمل طور پر اِسے پورا کریں یا کوئی اور ہماری جگہ اِس کو پورا کرے (رومیوں 3:8-4)۔

سوال نمبر 13۔ کیا ہم خود یہ کفارہ دے سکتے ہیں؟

جواب۔ کسی طرح سے نہیں بلکہ برعکس اِس کے ہم ہرروز اپنے جرم کو بڑھاتے ہیں (ایوب 2:9-3 اور 15:15-16، متی 12:6 اور 26:16)۔

سوال نمبر 14۔ کیا کوئی اور جو مخلوق ہے ہمارے لئے کفارہ دے سکتا ہے؟

جواب۔ کوئی نہیں۔ اولاً اِس لئے نہیں کہ خدا کسی انسان کے گناہ کے لئے کسی اور مخلوق کو سزا نہیں دے گا (عبرانیوں 14:2-18)۔ ثانیہً اس لئے نہیں کہ کوئی اور شخص جو محض مخلوق ہے گناہ کے خلاف خدا کے ابدی غضب کے بوجھ کو برداشت نہیں کرسکتا (زبور 3:130) کہ اوروں کو بچا سکے۔

سوال نمبر 15۔ کس قسم کے درمیانی اور مخلصی دینے والے کی ہمیں ضرورت ہے؟

جواب۔ جو ایک حقیقی (1 کرنتھیوں 15:21-22 اور 25 تا 26) اور راست باز انسان (یرمیاہ 16:13، یسعیاہ 11:53، 2 کرنتھیوں 21:5، عبرانیوں 15:7-16) ہے اور سب مخلوقات سے زیادہ قدرت والا ہے یعنی وہ جو حقیقی خدا بھی ہے (یسعیاہ 14:7، عبرانیوں 26:7)۔

سوال نمبر 16۔ وہ کیوں حقیقی اور راست باز انسان ہو؟

جواب۔ خدا کا انصاف اس بات کا تقاضا کرتا ہے (رومیوں 15:5) کہ وہی انسانی ذات جس نے گناہ کیا ہے وہ گناہ کا کفارہ ہو۔ لیکن جو خود گناہ گار ہے وہ دوسروں کے گناہ

کا کفارہ نہیں بن سکتا (یسعیاہ 53:3-5)۔

سوال نمبر 17۔ کیا ضرورت ہے کہ وہ کامل خدا بھی ہو؟

جواب۔ کہ وہ اپنی الٰہی قدرت سے اپنی انسانی ذات میں ہو کر خدا کے غضب کے بوجھ کو اُٹھا سکے (یسعیاہ 53:8، اعمال 2:24)۔ اور اِس طرح وہ ہمارے لئے راست بازی اور زندگی حاصل کر کے (یوحنا 3:16، اعمال 20:28) ہمیں بحال کر سکے (1 یوحنا 1:2)۔

سوال نمبر 18۔ لیکن اب وہ درمیانی کون ہے جو واحد شخصیت میں حقیقی خدا اور حقیقی و راست باز انسان ہے؟

جواب۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح (متی 1:23، 1 تیمتھیس 3:16، لوقا 2:11) جو کامل مخلصی (نجات) اور راست بازی کے لئے ہمیں مفت دیا گیا (1 کرنتھیوں 1:30، اعمال 4:12)۔

سوال نمبر 19۔ یہ بات آپ کو کس سے معلوم ہوتی ہے؟

جواب۔ پاک انجیل (خوشخبری) سے جسے خدا نے خود پہلے فردوس میں ظاہر کیا (پیدایش 3:15)۔ بعد میں مقدس بزرگوں (پیدایش 22:18، 49:10-11، رومیوں 1:2، عبرانیوں 1:1، اعمال 3:22-24، 10:43) اور نبیوں نے اِسی کی منادی کی اور شریعت کی قربانیوں اور دیگر مذہبی رسومات میں بطور علامات اِسے پیش کیا گیا (یوحنا 5:46، عبرانیوں 10:7) اور آخرکار اس کی تکمیل اُس کے محبوب بیٹے میں ہوئی (رومیوں 10:4، گلتیوں 4:4-5، عبرانیوں 10:1)۔

سوال نمبر 20۔ کیا پھر مسیح کے وسیلے سے سب نجات کے وارث ہوتے ہیں جس طرح وہ آدم کے وسیلے ہلاکت کے فرزند بنتے ہیں؟

جواب۔ نہیں، صرف وہ جو حقیقی ایمان کے وسیلہ سے اُس میں پیوند کئے جاتے ہیں اور اُس کے تمام فوائد حاصل کرتے ہیں (یوحنا 1:12-13، 1 کرنتھیوں 15:22، رومیوں

20:11،عبرانیوں 2:4-3 اور 39:10)۔

سوال نمبر 21۔ حقیقی ایمان کیا ہے؟

جواب۔ حقیقی ایمان سے مراد صرف اُن سچائیوں کا علم نہیں جو خدا نے اپنے کلام میں ظاہر کی ہیں (یعقوب 6:1) بلکہ اُس دلی اعتماد کے ساتھ بھی ہے (رومیوں 16:4-18 اور 1:5) جو روح القدس (2 کرنتھیوں 13:4، فلپیوں 19:1 اور 29) خوشخبری کے وسیلے مجھ میں پیدا کرتا ہے (رومیوں 16:1 اور 17:10)۔ اور نہ صرف دوسروں کے لئے بلکہ میرے لئے بھی گناہوں کی معافی، ابدی راست بازی اور نجات خدا کی طرف سے مفت دی گئی ہیں (عبرانیوں 1:11-2، رومیوں 17:1)۔ محض یسوع مسیح کے کام کے سبب سے (افسیوں 7:2-9، رومیوں 24:3-25، گلتیوں 16:2، اعمال 43:10)۔

سوال نمبر 22۔ ایک مسیحی کے لئے کیا کچھ یقین کرنا ضروری ہے؟

جواب۔ وہ سب کچھ جس کا وعدہ انجیل میں ہم سے کیا گیا ہے (یوحنا 31:20، متی 20:28، 2 پطرس 21:1، 2 تیمتھیس 15:3) جسے ہمارا عالم گیر اقرارالایمان بغیر کسی شک کے خلاصے کے طور پر ہمیں سکھاتا ہے۔

سوال نمبر 23۔ (عالم گیر مسیحی اقرارالایمان کے) یہ آرٹیکلز (رکن ایمانی) کیا ہیں؟

جواب۔ میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادرِ مطلق باپ پر جو آسمان اور زمین کا خالق ہے اور اُس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر جو روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا، کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ اُس نے پنطس پیلاطس کی حکومت میں دکھ اُٹھایا۔ مصلوب ہوا، مرگیا اور دفن ہوا (عالم ارواح میں اُتر گیا)۔ تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ آسمان پر چڑھ گیا اور خدا قادرِ مطلق باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے جہاں سے وہ زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا۔ میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر، پاک عالم گیر کلیسیا پر، مقدسوں کی شراکت، گناہوں کی معافی، جسم کے جی اٹھنے اور ہمیشہ

کی زندگی پر۔ آمین۔

سوال نمبر 24۔ عقیدہ کے یہ مضامین کس طرح تقسیم کئے گئے ہیں؟

جواب۔تین حصوں میں۔ خدا باپ اور ہماری تخلیق۔ دوسرا حصہ۔خدا بیٹا اور ہماری مخلصی۔ تیسرا حصہ۔ خدائے روح القدس اور ہماری تقدیس (1 پطرس 1:2، 1 یوحنا5:7)۔

سوال نمبر 25۔ جب کہ ایک الٰہی ہستی ہے پھر آپ تین یعنی باپ، بیٹے اور روح القدس کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟

جواب۔ کیونکہ خدا نے اپنے کلام میں اپنے آپ کو ایسا ہی ظاہر کیا ہے (استثنا6:4، یسعیاہ1:61، زبور 1:110،متی 3:16-17 اور 28:19، 1 یوحنا 5:7، 2 کرنتھیوں 13:14) کہ یہ تین اقانیم (اشخاص) ایک ہی حقیقی خدا ہے۔

سوال نمبر 26۔ آپ کیا ایمان رکھتے ہیں جب کہتے ہیں کہ میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادرِمطلق باپ پر جو آسمان اور زمین کا خالق ہے؟

جواب۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ابدی باپ خدا نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اُس میں ہے (پیدایش 1:1 3، زبور 33:6،کلسیوں 1:16، عبرانیوں 11:3) نیست سے ہست کیا اور جس پر حکومت کرتا ہے اور اُسے اپنی ابدی مشورت اور پروردگاری کے ذریعے (زبور 104:2-5، متی 10:30، عبرانیوں 1:3، زبور 115:3، اعمال 17:24-25) اپنے بیٹے یسوع مسیح کی خاطر سنبھالتا ہے، میرا خدا اور باپ (یوحنا1:12، رومیوں 8:15، گلتیوں4:5-7، افسیوں 1:5 اور 3:14-16، متی 6:8) جس پر میں بغیر کسی شک کے بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ میرے بدن اور روح کے لئے جو ضروری ہے مہیا کرے گا (زبور55:22، متی6:25-26،لوقا 12:22-24، زبور 90:1-2) اور علاوہ اِس کے جو دکھ اور مصیبت اِس آنسوؤں کی وادی میں مجھ پر بھیجے گا، وہ اِن سب میں میری بھلائی پیدا کر دے گا (رومیوں 8:28، اعمال 17:27-28)۔ کیونکہ قادرِمطلق خدا ہونے کی حیثیت سے وہ ایسا کر سکتا ہے

(رومیوں 12:10) اور ایک باوفا باپ ہو کر وہ خوشی سے ایسا کرے گا (متی 9:7-11، گنتی 19:23)۔

سوال نمبر 27۔ آپ خدا کی پروردگاری سے کیا سمجھتے ہیں؟

جواب۔ قادرِ مطلق خدا ہر جگہ اپنی قدرت کو یوں ظاہر کرتا ہے (اعمال 17:25-26) جیسے کہ وہ اپنے ہاتھ سے آسمان اور زمین اور تمام مخلوقات کو سنبھالتا ہے (عبرانیوں 3:1)۔ اور اِس طرح اُن پر حکومت کرتا ہے اور تمام جڑی بوٹیاں اور گھاس، بارش اور خشک سالی، زرخیزی اور بنجرپن، کھانا پینا (یرمیاہ 24:5،اعمال 17:14)، صحت اور بیماری (یوحنا 3:9)، دولت اور غربت (امثال 2:22، زبور 19:103، رومیوں 3:5-5 الف)، اتفاق سے نہیں بلکہ درحقیقت باپ کے شفقت بھرے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 28۔ ہمیں یہ جاننے سے کیا فائدہ ہے کہ خدا نے سب کچھ پیدا کیا اور وہ اپنی پروردگاری سے سب چیزوں کو سنبھالتا ہے؟

جواب۔ تاکہ ہم مصیبت کے وقت صبر کریں (رومیوں 5:3، یعقوب 1:3، ایوب 21:1) اور خوشحالی میں شکرگزار ہوں (استثنا 10:8، 1 تھسلنیکیوں 18:5)۔ اور مستقبل کے لئے اپنے با وفا خدا اور باپ پر اچھی طرح سے بھروسہ رکھیں کہ کوئی مخلوق ہم کو اُس کی محبت سے جدا نہ کر سکے گی (رومیوں 35:8 اور 38-39)۔ کیونکہ تمام مخلوق اِس طرح اُس کے اختیار میں ہیں کہ وہ اُس کی مرضی کے بغیر ہل بھی نہیں سکتے (ایوب 12:1،اعمال 17:25-28، امثال 1:21،زبور 7:71،2 کرنتھیوں 10:1)۔

سوال نمبر 29۔ خدا کے بیٹے کو یسوع یعنی نجات دہندہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب۔ کیونکہ وہ ہمیں ہمارے گناہوں سے نجات دیتا ہے (متی 21:1، عبرانیوں 25:7)۔ اور کسی دوسرے نام میں نجات نہیں۔ اور نہ ہی کسی اور نام میں تلاش کی جاسکتی ہے (اعمال 12:4، لوقا 10:2-11)۔

سوال نمبر 30۔ کیا وہ بھی یسوع مسیح کے واحد نجات دہندہ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں جو اپنی نجات خود تلاش کرنے اور مقدسوں کی بہتری کسی اور وسیلہ سے ڈھونڈتے ہیں؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔ اگرچہ وہ اُس پر فخر کرتے ہیں۔ پھر بھی درحقیقت یسوع مسیح کے واحد نجات دہندہ ہونے سے انکار کرتے ہیں(1 کرنتھیوں 13:1 اور 30-31، گلتیوں 4:5)۔ اِس لئے کہ یسوع مسیح یا تو کامل نجات دہندہ نہیں ہے یا وہ جو حقیقی ایمان سے اِس نجات دہندہ کو قبول کرتے ہیں اُس میں سب کچھ پاتے ہیں جو اُن کی نجات کے لئے ضروری ہے (یسعیاہ 7:9،کلسیوں 20:1 اور10:2، یوحنا 16:1،متی 28:23)۔

سوال نمبر 31۔ وہ مسیح کیوں کہلاتا ہے؟

جواب۔ کیونکہ وہ خدا باپ کی طرف سے مخصوص کیا گیا اور روح القدس کے وسیلہ سے مسح کیا گیا (عبرانیوں 9:1)تاکہ ہمارا عظیم نبی اور اُستاد بنے (استثنا 15:18،اعمال 22:3)۔ ہماری نجات کے لئے اُس نے خدا کی پوشیدہ مرضی اور اِرادہ ہم پر ظاہر کیا (یوحنا 18:1 اور 15:15) اور وہ ہمارا واحد سردار کاہن ہے (زبور 4:110،عبرانیوں 21:7) جس نے اپنے بدن کو ایک ہی بار قربان کرکے ہمیں نجات دی ہے اور باپ کے سامنے ہماری شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے (رومیوں 9:5-10) اور وہ ہمارا ابدی بادشاہ ہے جو اپنے کلام اور روح کے وسیلہ ہم پر حکومت کرتا اور ہماری حفاظت کرتا ہے اور اُس نجات کی حالت میں ہم کو قائم رکھتا ہے جو اُس نے ہمارے لئے حاصل کی ہے (زبور 6:2،لوقا 33:1، متی 18:28، یسعیاہ 1:61-2، 1 پطرس 24:2، مکاشفہ 16:19)۔

سوال نمبر32۔ لیکن آپ مسیحی کیوں کہلاتے ہیں؟

جواب۔ کیونکہ بذریعہ ایمان میں مسیح کا رکن ہوں (اعمال 26:11، 1 یوحنا 20:2 اور 27) اور اِس طرح اُس کی مخصوصیت میں شریک ہوں (اعمال 17:2) تاکہ میں بھی اُس کے نام کا اقرار کروں (مرقس 38:8) اور شکرگزاری کے لئے اپنے آپ کو ایک زندہ

قربانی کے طور پر پیش کر سکوں (رومیوں 1:12،مکاشفہ 8:5 اور 10، 1 پطرس 9:2، مکاشفہ 6:1) اور ایک آزاد ضمیر کے ساتھ گناہ اور شیطان کے خلاف جنگ اِس زندگی میں کر سکوں (1 تیمتھیس 18:1-19) اور آنے والی ابدیت میں اُس کے ساتھ تمام مخلوقات پر حکومت کروں (2 تیمتھیس 12:2، افسیوں 12:6، مکاشفہ 21:3)۔

سوال نمبر 33۔ وہ کیوں خدا کا اکلوتا بیٹا کہلاتا ہے جبکہ ہم بھی خدا کے فرزند (خدا کے بیٹے اور بیٹیاں) ہیں؟

جواب۔ کیونکہ یسوع مسیح اکیلا خدا کا ازلی اور حقیقی بیٹا ہے (یوحنا 14:1 اور 18)۔ لیکن ہم سب خدا کے فضل سے اُس کے لے پالک فرزند ہیں (رومیوں 15:8-17، افسیوں 5:1-6، 1 یوحنا 1:3)۔

سوال نمبر 34۔ آپ اُسے اے ہمارے خداوند کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ اِس لئے کہ اُس نے ہمیں مخلصی دی ہے۔ سونے اور چاندی سے نہیں بلکہ اپنے قیمتی خون سے اور اپنے لئے ہمارے بدن اور روح کو خرید لیا ہے تاکہ ہم گناہ اور شیطان کی قوت سے آزاد ہو جائیں (1 پطرس 18:1-19 اور 9:2، 1 کرنتھیوں 20:6 اور 23:7، اعمال 36:2، ططس 14:2، کلسیوں 14:1)۔

سوال نمبر 35۔ اِس کا کیا مطلب ہے کہ وہ روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا اور کنواری مریم سے پیدا ہوا؟

جواب۔ کہ خدا کے ازلی بیٹے (ہمارے خداوند یسوع مسیح) نے (یوحنا 1:1، رومیوں 3:1-4) جو سچا اور ازلی خدا ہے (رومیوں 5:9)۔ اپنی ذات الٰہی کے علاوہ حقیقی انسانی ذات کو روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے حاصل کیا (متی 18:1-20، لوقا 35:1، یوحنا 14:1، گلتیوں 4:4) تاکہ وہ حقیقی ابن داؤد کہلا سکے (زبور 11:132) اور سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند ہو (فلپیوں 7:2) سوائے گناہ کے (عبرانیوں 15:4، 1 یوحنا 20:5)۔

سوال نمبر 36۔ خداوند یسوع مسیح کے پاکیزگی کی حالت میں کنواری مریم کے رحم میں پڑنے اور پیدا ہونے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب۔ وہ ہمارا درمیانی ہے (عبرانیوں 2:16-17) اور اپنی بے گناہی اور کامل پاکیزگی سے میرے سب گناہوں کو خدا کی نظر میں ڈھانک لیتا ہے۔ یعنی میرے موروثی اور دیگر تمام گناہوں کو (زبور 32:1، 1 یوحنا 1:9)۔

سوال نمبر 37۔ (اُس نے) دکھ اُٹھایا کے الفاظ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

جواب۔ اُس کی تمام زمینی زندگی دکھ کی زندگی تھی خاص کر اُس نے زندگی کے اختتام پر تمام نسل انسانی کے لئے اپنے بدن اور روح میں گناہ کے خلاف خدا کے غضب کو برداشت کیا (یسعیاہ 53:12، 1 پطرس 2:24) تاکہ اپنے دکھوں کے وسیلہ سے جو مخلصی کے لئے ایک واحد کفارہ ہے (1 یوحنا 2:2 اور 4:10، رومیوں 3:25-26، زبور 22:14-16، متی 26:28، رومیوں 5:6) ہمارے بدن اور روح کو ابدی ہلاکت سے بچا سکے اور ہمارے لئے خدا کے فضل، راست بازی، اور ابدی زندگی کو حاصل کر سکے۔

سوال نمبر 38۔ اُس نے دنیوی منصف پیلاطس کے عہد میں کیوں دُکھ اُٹھایا؟

جواب۔ تاکہ وہ بے گناہ ہونے کے باوجود دنیوی منصف (اعمال 4:27-28، لوقا 23:13-15، یوحنا 19:4) کے ذریعے مجرم ٹھہرایا جائے اور ہمیں خدا کی سخت عدالت سے بچا لے (زبور 69:4، متی 27:24، 2 کرنتھیوں 5:21)۔

سوال نمبر 39۔ کیا یسوع مسیح کی صلیبی موت میں کوئی ایسی بات پائی جاتی تھی جو کسی اور قسم کی موت میں نہیں ہو سکتی تھی؟

جواب۔ جی ہاں، اِسی لئے مجھے یقین ہے کہ جو لعنت میرے اُوپر تھی وہ خداوند یسوع مسیح نے لے لی (گلتیوں 3:13-14) کیونکہ صلیبی موت خدا کی طرف سے لعنتی موت قرار دی گئی تھی (استثنا 21:22-23، فلپیوں 2:8)۔

سوال نمبر 40۔ مسیح خداوند کے لئے موت کا دُکھ سہنا کیوں ضروری تھا؟
جواب۔ کیونکہ خدا کے انصاف اور سچائی (پیدائش 17:2) کو پورا کرنے کے لئے ضروری تھا۔ خدا کے بیٹے کی موت کے سوا کسی اور طریقے سے ہمارے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوسکتا تھا (عبرانیوں 9:2، رومیوں 23:6)۔

سوال نمبر 41۔ وہ کیوں دفن کیا گیا تھا؟
جواب۔ اِس بات کی تصدیق کے لئے کہ وہ واقعی مر گیا تھا (متی 27:59-60،یوحنا 19:38-42، اعمال13:29)۔

سوال نمبر 42۔ چونکہ مسیح ہماری خاطر مرگیا، پھر ہمیں مرنے کی کیا ضرورت ہے؟
جواب۔ ہماری موت ہمارے گناہوں کا کفارہ نہیں بلکہ موت کے وقت ہم گناہ کی طرف سے مر جاتے ہیں اور ابدی زندگی میں داخل ہوجاتے ہیں (یوحنا 5:24، رومیوں 7:24-25،فلپیوں 1:23)۔

سوال نمبر 43۔ اور کون سے فائدے ہم مسیح کی قربانی اور صلیبی موت سے حاصل کرتے ہیں؟
جواب۔ اِس کے ذریعے ہماری پرانی انسانیت مصلوب ہوتی ہے اور اُس کے ساتھ مرتی اور دفن ہو جاتی ہے (رومیوں 6:6-8،کلسیوں 2:12)۔ اور جسمانی خواہشات ہم پر حکومت نہیں کرتیں (رومیوں 6:12)۔ تا کہ ہم اپنے آپ کو ایک شکرگزاری کی قربانی کے طور پر اُس کے حضور پیش کرسکیں (رومیوں 12:1، 2 کرنتھیوں 5:15)۔

سوال نمبر 44۔ عقیدہ میں یہ جملہ کیوں شامل کیا گیا کہ وہ عالم ارواح میں اُتر گیا؟
جواب۔ کہ میری سب سے بڑی آزمائشوں میں مجھے پورا یقین ہو کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی ناقابل بیان جان کنی، درد اور خوف اُس نے اپنی روح میں صلیب پر اور اُس سے پہلے برداشت کیا، مجھے دوزخ کی تلخی اور عذاب سے نجات دلائی ہے (زبور 18:5 اور زبور116:3، یسعیاہ53:10، متی27:46)۔

سوال نمبر 45۔ خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے سے ہمیں کیا برکات حاصل ہوتی ہیں؟

جواب۔ سب سے پہلے وہ اپنے جی اُٹھنے کے سبب سے موت پر غالب آیا ہے۔ وہ ہمیں اُس راست بازی میں شریک کرسکتا ہے جو اُس نے اپنی موت کے وسیلہ سے ہمارے لئے حاصل کی ہے (رومیوں 25:4، 1 کرنتھیوں 15:15 اور 17 اور 54 تا55، 1 پطرس1:3-4 اور 21)۔ ثانیہً اُس کی قدرت کے ذریعے نئ زندگی کے لئے جِلائے گئے ہیں (رومیوں 4:6،کلسیوں 1:3-4،افسیوں 5:2)۔ ثالثاً اُس کا جی اُٹھنا ہمارے جی اُٹھنے کی ضمانت ہے (رومیوں11:8، 1 کرنتھیوں 12:15 اور 20 تا21)۔

سوال نمبر 46۔ آپ اِن الفاظ کو کس طرح سمجھتے ہیں کہ وہ آسمان پر چڑھ گیا؟

جواب۔ یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے دیکھتے دیکھتے زمین پر سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا (متی 64:26، مرقس19:16، لوقا51:24، اعمال 9:1) اور ہمارے لئے وہاں موجود رہے گا (رومیوں 34:8،افسیوں 10:4، عبرانیوں 14:4اور24:7-25 اور 11:9) جب تک وہ دوبارہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کے لئے نہیں آتا(متی 30:24، اعمال11:1 اور20:3-21)۔

سوال نمبر 47۔ تو کیا مسیح دنیا کے آخر تک ہمارے ساتھ نہیں ہے جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا ہے (متی 20:28) ؟

جواب۔ یسوع مسیح حقیقی انسان اور حقیقی خدا ہے۔ وہ اپنی انسانی ذات کے مطابق اب زمین پر نہیں (متی 11:26، یوحنا 28:16 اور 11:17) لیکن اپنی الوہیت، شان و شوکت، فضل اور روح کے مطابق کسی وقت بھی ہم سے غیر حاضر (جدا) نہیں ہوتا(متی 20:18، یوحنا 17:14-18 اور 13:16، افسیوں 8:4 ،عبرانیوں4:8)۔

سوال نمبر 48۔ چونکہ مسیح کی انسانی ذات ہر جگہ اُس کی الٰہی ذات کے ساتھ حاضروناظر نہیں تو کیا یہ دونوں ذاتیں ایک دوسرے سے جدا نہیں؟

جواب۔ ہرگز نہیں۔ چونکہ الٰہی ذات لامحدود ہے اور ہر جگہ حاضر ہے (یرمیاہ 24:23،

اعمال 49:7)۔ اِس لئے اُس کی الٰہی ذات انسانی ذات کو اختیار کرنے سے محدود نہیں ہوگئی بلکہ شخصی طور پر اُس کے ساتھ متحد ہے (متی 6:28، یوحنا 48:1 اور 13:3 اور 15:11، کلسیوں 9:2)۔

سوال نمبر 49۔ خداوند یسوع مسیح کے آسمان پر چلے جانے سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوئے ہیں؟

جواب۔ پہلا یہ کہ آسمان پر باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار یا شفاعت کرنے والا موجود ہے (رومیوں 34:8، 1 یوحنا 1:2)۔ دوسرا یہ کہ ہمارا ایک جسمانی نمائندہ آسمان پر موجود ہے جو اِس بات کا ضامن ہے کہ ہمارا سر (سردار) ہوکر اپنے ارکان بھی اُوپر لے جائے گا تاکہ ہم بھی اُس کے ساتھ ہوں (یوحنا 2:14 اور 17:20، افسیوں 6:2)۔ تیسرا یہ کہ وہ اپنا روح (روح القدس) ہمارے لئے بطور پیشگی (بیعانہ) کے بھیجتا ہے (یوحنا 16:14، اعمال 33:2، 2 کرنتھیوں 5:5) جس کی قدرت سے ہم عالم بالا جہاں یسوع مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے کی چیزوں کی تلاش کرتے ہیں نہ کہ زمین پر کی چیزوں کی (یوحنا 3:14، کلسیوں 1:3، عبرانیوں 24:9)۔

سوال نمبر 50۔ یہ بات مزید کیوں لکھی گئی ہے کہ وہ خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے؟

جواب۔ کیونکہ مسیح خداوند کے آسمان پر جانے کا یہی مقصد تھا کہ وہاں کلیسیا کا سر (سردار) اور بادشاہ ظاہر ہو (افسیوں 1:20-23، کلسیوں 18:1) جس کے ذریعے باپ سب چیزوں پر حکومت کرتا ہے (زبور 1:110، یوحنا 22:5، 1 پطرس 22:3)۔

سوال نمبر 51۔ ہمیں اپنے سر اور بادشاہ یسوع مسیح کے جلال سے کیا فائدہ ہے؟

جواب۔ اوّل یہ کہ وہ اپنے پاک روح کے وسیلے آسمانی برکات ہم پر (جو اُس کے شرکاء ہیں) نازل کرتا ہے (افسیوں 4:10-12)۔ پھر وہ اپنی قدرت سے ہمارے تمام دشمنوں کے مقابلہ میں ہمارا دفاع اور ہماری حفاظت کرتا ہے (زبور 2:9، یوحنا 10:28-30، اعمال 33:2)۔

سوال نمبر 52۔ آپ کے لئے اِس میں کیا تسلی ہے کہ مسیح زندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کے لئے آئے گا؟

جواب۔ اپنے تمام دکھوں اور ایذا رسانی کے وقت سر اُٹھا کر میں اُسی یسوع کا انتظار کرتا ہوں جس نے پہلے سے اپنے آپ کو میرے لئے خدا کے عدل کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے پیش کردیا اور جو لعنت مجھ پر تھی اُسے پورے طور سے دُور کردیا (لوقا 28:21، رومیوں 8:23-24، فلپیوں 3:20-21، ططس 2:13)۔ اب وہ اپنے اور میرے دشمنوں کو خدا کے ابدی عذاب میں ڈالنے کے لئے آسمان سے منصف کے طور پر آئے گا (متی 41:25، 1 تھسلنیکیوں 4:16-18، 2 تھسلنیکیوں 1:6 اور 10)۔ لیکن مجھے اپنے تمام برگزیدہ لوگوں کے ساتھ آسمانی خوشی اور جلال میں داخل ہونے کے لئے اپنے ساتھ لے جائے گا (اعمال 1:10-11، عبرانیوں 9:28)۔

سوال نمبر 53۔ روح القدس کے بارے میں آپ کا کیا ایمان ہے؟

جواب۔ اوّل یہ کہ وہ خدا باپ اور خدا بیٹے کے ساتھ ازلی خدا ہے (پیدایش 1:2، یسعیاہ 48:16، اعمال 5:3-4، 1 کرنتھیوں 3:16 اور 6:19)۔ دوم یہ کہ وہ مجھے بخشا گیا ہے (متی 28:19، 2 کرنتھیوں 1:21-22)۔ حقیقی ایمان کے ساتھ وہ مجھے مسیح کا اور اُس کو قبول کرنے کے تمام فوائد کا وارث بناتا ہے (1 کرنتھیوں 6:17، 1 پطرس 1:2)۔ وہ مجھے تسلی دیتا ہے (اعمال 9:31) اور ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا (یوحنا 14:16، رومیوں 15:13، 1 پطرس 4:14، 1 یوحنا 4:13)۔

سوال نمبر 54۔ عالم گیر (کاتھولک) کلیسیا کے بارے میں آپ کیا ایمان رکھتے ہیں؟

جواب۔ دنیا کے شروع سے لے کر اخیر تک (یوحنا 10:10) تمام انسانی نسل میں (پیدایش 26:4) خدا کے بیٹے نے (افسیوں 1:10-13) نے اپنے روح اور کلام کے ذریعے (یسعیاہ 59:21، رومیوں 1:16 اور 10:14-17، افسیوں 5:26) کچھ لوگوں کو چُن لیا اور اپنے لئے اُن کو اکٹھا کرتا ہے۔ اُن کی حفاظت کرتا اور حقیقی ایمان کی

شراکت (متی 18:16،رومیوں 8:29-30، افسیوں 3:4-6) اور ابدی زندگی کے لئے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ اور میں اِس رفاقت میں (زبور 18:71، یوحنا 10:28-30، اعمال 46:2،1 کرنتھیوں 8:1-9 اور 26:11) اب بھی شریک ہوں اور ہمیشہ تک رہوں گا (گلتیوں 28:3، 1 یوحنا 19:2 اور 21:3)۔

سوال نمبر 55۔ مقدسوں کی شراکت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

جواب۔اوّل یہ کہ تمام ایماندار مسیح کے ہم میراث ہیں اور اُس کی سب نعمتوں میں شریک ہیں (1 یوحنا 3:1)۔ دوم یہ کہ ہر ایماندار کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ وہ اُس کی تمام نعمتوں کو فوری (بلاتاخیر) اورخوشی سے استعمال کرنے کا ذمہ دار ہے نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسرے ارکان کے فائدہ اور بہتری کے لئے (1 کرنتھیوں 12:12-13 اور 21 اور 5:13-6،فلپیوں 4:2-6،عبرانیوں 14:3)۔

سوال نمبر 56۔ گناہوں کی معافی کے بارے میں آپ کیا ایمان رکھتے ہیں؟

جواب۔ خداوند یسوع مسیح کے کفارے کی خاطر (1 یوحنا 2:2) خدا کبھی میرے گناہوں اور بگڑی ہوئی سرشت کو یادنہیں کرے گا جس کے ساتھ تمام زندگی میری کشمکش رہتی ہے (زبور 3:103، یرمیاہ 34:31،رومیوں 7:24-25 اور 1:8-4)۔لیکن اپنے فضل سے مسیح کی راست بازی میرے حصے میں شمار کرے گا تاکہ میں پھر کبھی سزا کے ماتحت نہ رہوں (یوحنا 18:3 ،رومیوں 7:4-8اور 18:7،افسیوں 7:1)۔

سوال نمبر 57۔ عقیدہ میں جسم کے جی اُٹھنے سے آپ کو کیا تسلی ملتی ہے؟

جواب۔ اِس زندگی کے بعد نہ صرف میری روح مسیح کے ساتھ (جو سر اور بادشاہ ہے) فوری طور پر جاملے گی (لوقا43:23،فلپیوں1:21-23)۔بلکہ یہ بھی کہ مسیح کی قدرت سے مُردوں کی قیامت کے وقت میرے جِلائے گئے بدن اور میری روح کا بھی ابدی اتحاد ہوگا اور میرا بدن مسیح کے بدن کی مانند جلالی بدن ہو گا (ایوب 25:19-27،1 کرنتھیوں 53:15-54، 1 یوحنا2:3)۔

سوال نمبر 58۔ رسولی عقیدہ میں ہمیشہ کی زندگی سے آپ کو کیا تسلی ملتی ہے؟

جواب۔ کہ جس طرح میں اب اپنے دِل میں ابدی خوشی کا آغاز محسوس کر رہا ہوں (2 کرنتھیوں 5:2-3)۔ اِس زندگی کے بعد مجھے کامل برکت ملے گی۔ ایسی برکت اور خوشی جو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھی ہو اور کانوں نے اُس کے بارے میں نہ سنا ہو۔اور نہ کبھی انسان کے دل میں داخل ہوئی ہو (1 کرنتھیوں 9:2) تا کہ ہمیشہ خداوند کی شکرگزاری کرے (یوحنا 3:17،رومیوں 8:23،1 پطرس 8:1)۔

سوال نمبر 59۔ اِن سب باتوں پر ایمان رکھنے سے آپ کو کیا مدد ملتی ہے؟

جواب۔ کہ میں یسوع مسیح میں خدا کے سامنے راست باز اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوں (حبقوق 4:2، یوحنا 36:3،رومیوں 17:1 اور 1:5 اور 16:8، ططس 7:3)۔

سوال نمبر 60۔ آپ خدا کے سامنے کس طرح راست باز ٹھہرتے ہیں؟

جواب۔ صرف خداوند یسوع مسیح پر حقیقی ایمان رکھنے سے (رومیوں 21:3-25،افسیوں 8:2-9، فلپیوں 9:3، گلتیوں 16:2) یعنی اگرچہ میرا ضمیر مجھ پر الزام لگاتا ہو کہ میں نے بُری طرح سے خدا کے تمام حکموں کی نافرمانی کی ہے اور کبھی ایک پر بھی عمل نہیں کیا (رومیوں 9:3-10)۔ اور اب بھی ہر قسم کی بدی کی طرف مائل رہتا ہوں (رومیوں 23:7)۔ پھر بھی خدا میری اپنی کسی خوبی کے بغیر (ططس 5:3) محض فضل (رومیوں 24:3،افسیوں 8:2) سے خداوند یسوع مسیح کا کامل کفارہ (1 یوحنا 2:2) اور راست بازی اور پاکیزگی مجھے عطا کرتا اور میرے نام پر منسوب کرتا ہے (رومیوں 4:4-5، 2 کرنتھیوں 19:5،1 یوحنا 1:2) کہ گویا میں نے کبھی گناہ نہیں کیا اور نہ میرا کوئی گناہ تھا۔ اور میں نے پوری طرح سے اُس کی فرماں برداری کی ہے جسے دراصل خداوند یسوع مسیح نے میرے لئے پورا کیا ہے (2 کرنتھیوں 21:5) بشرطیکہ میں اِن تمام فوائد کو پورے ایمان سے قبول کروں (یوحنا 18:3،رومیوں 28:3 اور 10:10)۔

سوال نمبر 61۔ آپ کیوں کہتے ہیں کہ میں صرف ایمان سے راست باز ٹھہرتا ہوں؟

جواب۔ اِس لئے نہیں کہ میں اپنے ایمان کی کسی خوبی کی وجہ سے خدا کی نظر میں مقبول ٹھہرا ہوں۔ کیونکہ ہم نہ صرف خداوند یسوع مسیح کے کامل کفارہ، راست بازی اور پاکیزگی کی وجہ سے خدا کے سامنے راست باز ٹھہرتے ہیں(1 کرنتھیوں 30:1 اور 2:2) بلکہ ایمان ہی صرف ایک وسیلہ ہے جس کے ذریعے ہم مسیح کی راست بازی اور پاکیزگی کو اپنا بنا سکتے ہیں۔ ایمان کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں (یسعیاہ 5:53،رومیوں 16:4،گلتیوں 1،22:3 یوحنا10:5)۔

سوال نمبر 62۔ لیکن ہمارے نیک کام خدا کے سامنے ہماری راست بازی کا مکمل یا جزوی حصہ کیوں نہیں ہو سکتے ؟

جواب۔ کیونکہ راست بازی جو خدا کے تخت عدالت کے سامنے ٹھہر سکتی ہے وہ پورے طور پر مکمل اور الٰہی قانون کے مطابق ہونی چاہیے (استثنا 26:27،گلتیوں 10:3)۔لیکن اِس زندگی میں ہمارے سب سے بہترین کام بھی نامکمل اور گناہ آلودہ ہوتے ہیں (یسعیاہ 6:64،فلپیوں 12:3، یعقوب2:10)۔

سوال نمبر 63۔ کیا ہمارے نیک کاموں کا کوئی فائدہ نہیں، حالانکہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ اُن کا اجر اِس زندگی اور آنے والی زندگی میں دے؟

جواب۔ اجر کسی خوبی کی وجہ سے نہیں ملتا بلکہ خدا کے فضل سے (لوقا 10:17، رومیوں 6:11)۔

سوال نمبر 64۔ کیا علم الٰہی کا یہ مسئلہ آدمیوں کو لاپرواہ اور دنیا دار نہیں بنا دیتا؟

جواب۔ نہیں، کیونکہ یہ ناممکن بات ہے کہ وہ جو حقیقی ایمان کے ذریعے مسیح میں پیوست ہوئے ہیں شکرگزاری کا پھل نہ لائیں (متی 18:7،یوحنا 5:15، رومیوں 6:1-2)۔

سوال نمبر 65۔ چونکہ ہم بذریعہ صرف ایمان مسیح میں شامل ہوکر ہم میراث بن جاتے ہیں ،تو یہ ایمان کہاں سے آتا ہے؟

جواب۔ روح القدس ہمارے دلوں میں یہ ایمان کلام مقدس (خوشخبری) کی منادی کے ذریعے پیدا کرتا ہے (یوحنا 5:3،رومیوں 17:10)۔ اور ساکرامنٹوں میں شامل ہونے سے اِس کی پختگی ہوتی ہے (اعمال 37:8، رومیوں11:4)۔

سوال نمبر 66۔ ساکرامنٹ کیا ہیں؟

جواب۔ ساکرامنٹ خدا کی طرف سے مقرر کردہ ظاہری اور پاکیزہ نشان اور مہریں ہیں تاکہ اُن کے استعمال کے ذریعے وہ ہمارے لئے انجیل کے وعدے کو پوری طرح بیان کرے یعنی مفت فضل کی مہر ہم پر لگائے جس وہ ہمیں گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی مسیح کی قربانی کی وجہ سے عطا کرتا ہے جسے اُس نے صلیب پر پورا کیا (پیدائش 11:17 ،استثنا6:30،حزقی ایل12:20 ،رومیوں 11:4 ،عبرانیوں9:8-9)۔

سوال نمبر 67۔ کیا کلام اور ساکرامنٹ اِس طرح سے مرتب کئے گئے ہیں کہ دونوں ہمارے ایمان کی رہ نمائی خداوند یسوع مسیح کی صلیبی قربانی کی طرف اِس طرح کریں کہ وہ ہماری نجات کا ایک واحد وسیلہ ہے؟

جواب۔ جی ہاں، یہ سچ ہے کیونکہ انجیل مقدس میں روح القدس ہمیں سکھاتا ہے اور پاک ساکرامنٹوں کے ذریعے ہمیں یقین دلاتا ہے کہ ہماری پوری نجات کی بنیاد یسوع مسیح کی واحد قربانی ہے جو اُس نے صلیب پر ہماری خاطر دی (اعمال2:41-42،رومیوں 3:6، گلتیوں27:3،عبرانیوں12:9)۔

سوال نمبر 68۔ نئے عہد نامہ میں خداوند یسوع مسیح نے کتنے ساکرامنٹ مقرر کئے ہیں؟

جواب۔ صرف دو۔ پاک بپتسمہ (متی 19:28-20، مرقس 15:16-16، اعمال 38:2) اور پاک عشاء (لوقا19:22-20، 1 کرنتھیوں 23:11-26)۔

سوال نمبر 69۔ بپتسمہ کی پاک رسم میں آپ کے لئے یہ بات کس طرح ظاہر اور سربمہر کی جاتی ہے کہ آپ خداوند یسوع مسیح کی واحد قربانی میں شریک ہیں جو صلیب پر دی گئی؟

جواب۔ اِس طرح سے کہ یسوع مسیح نے اِس ظاہری غسل (دھوئے جانے کو) کو پانی سے مقرر کیا (متی 28:19-20، اعمال 2:38) اور اِس وعدہ کے ساتھ منسلک کیا (متی 3:11،مرقس 16:16، رومیوں 6:3-4) کہ میں اُس کے خون اور روح سے دُھل گیا ہوں (پاک کیا گیا ہوں)۔ روحانی آلودگی سے یعنی اپنے تمام گناہوں سے ۔ یقینی طور پر پانی سے بیرونی طور پر دھویا گیا ہوں اور جسم کی نجات دُور ہوگئی ہے (مرقس 1:4)۔

سوال نمبر 70۔ مسیح کے خون اور روح سے دھوئے جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ کہ مسیح کے خون کی خاطر جو اُس نے صلیب پر قربانی کے طور پر ہمارے لئے بہایا (حزقی ایل 36:25-27،زکریاہ 13:1، عبرانیوں 12:24، 1 پطرس 1:2، مکاشفہ 1:5)۔ خدا کے فضل سے گناہوں کی معافی حاصل کرنا اور روح کے ذریعے نیا بن جانا اور مسیح میں شامل ہونے کے لئے پاک کیا جانا تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ گناہ کی طرف مریں اور پاک اور بے عیب (بے داغ) زندگی گزار سکیں (یوحنا 1:33 اور 3:3، 1 کرنتھیوں 6:11 اور12:13،عبرانیوں 9:14)۔

سوال نمبر 71۔ مسیح نے کہاں یہ وعدہ کیا ہے کہ جیسے ہم بپتسمہ کے پانی سے دھوئے جاتے ہیں ویسے ہی یقینی طور پر مسیح کے خون اور روح سے دُھل جاتے ہیں؟

جواب۔ بپتسمہ کی رسم کو مقرر کرتے وقت جس میں لکھا ہے، پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ، بیٹے، اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو (متی 28:19)۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا (مرقس 16:16)۔ یہ وعدہ اُس حوالے میں بھی دہرایا گیا ہے جہاں بپتسمہ کو نئی پیدائش کا غسل (ططس 3:5) یا گناہوں کا دھویا جانا کہا گیا ہے (اعمال

16:22)۔

سوال نمبر72۔ تو کیا پھر بیرونی (ظاہری) طور پر پانی سے دھونا ہی گناہوں کو دھونا ہے؟

جواب۔ نہیں (افسیوں 26:5، 1 پطرس21:3)۔ کیونکہ صرف مسیح کا خون اور اُس کا روح (روح القدس) ہی ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے (1 کرنتھیوں 11:6، 1 یوحنا7:1)۔

سوال نمبر73۔ پھر روح القدس بپتسمہ کو نئی پیدایش کا غسل اور گناہوں کو دھو ڈالنا کیوں کہتا ہے؟

جواب۔ خدا کا پاک روح ہمیں یہ بات نہ صرف یہ سکھانے کے لئے کہتا ہے کہ جس طرح پانی سے ہمارے جسم کی گندگی دور ہوتی ہے اِسی طرح مسیح کا خون اور روح ہمارے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے (مکاشفہ 14:7) بلکہ اِس سے بھی زیادہ اس الٰہی نشان اور مہر کے ذریعے ہمارے دل میں یہ اطمینان اور تسلی پیدا کرتا ہے کہ جس طرح ہم پانی سے جسمانی طور پر صاف ہوجاتے ہیں،اُسی طرح روحانی طور پر ہم اپنے تمام گناہوں سے صاف ہوگئے ہیں (مرقس 16:16، اعمال 38:2)۔

سوال نمبر74۔ کیا (شیرخوار، نوخیز، نابالغ) بچوں کو بھی بپتسمہ دینا چاہیے؟

جواب۔ جی ہاں، دینا چاہیے کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کی طرح فضل کے عہد اور خداوند کے لوگ ہیں (پیدایش 7:17)۔ اور چونکہ گناہ سے نجات مسیح کےخون کے وسیلہ سے (متی14:19) ملتی ہے اور روح القدس کے ذریعے سے ایمان کا وعدہ ماں باپ کی طرح اُن کے ساتھ بھی ہے (زبور10:22،لوقا1:14-15،اعمال 39:2)۔ اِس لئے وہ بھی بپتسمہ کے ذریعے جو عہد کا نشان ہے،مسیحی کلیسیا میں پیوند کئے جاتے ہیں اور غیر مسیحی بچوں سے فرق (الگ) سمجھے جاتے ہیں (اعمال 47:10)۔ جیسا کہ پرانے عہد نامہ میں ختنہ کے ذریعے سے کیا گیا تھا (پیدایش 14:17) اس کی جگہ نئے عہد نامہ میں

بپتسمہ کی پاک رسم مقرر ہوئی ہے (کلسیوں 2:11-13)۔

سوال نمبر 75۔ عشائے ربانی میں آپ کے لئے کس طرح یہ ظاہر ہوتا اور اِس پر مہر کی جاتی ہے کہ آپ اِس ساکرامنٹ کے ذریعے مسیح کی واحد قربانی جو صلیب پر دی گئی اور اُس کے تمام فوائد میں شریک ہیں؟

جواب۔ اِس طرح کہ مسیح نے مجھے اور تمام ایمانداروں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اُس کی یادگاری میں اِس توڑی ہوئی روٹی میں سے کھائیں اور اِس پیالے میں سے پئیں اور اُس نے اِن وعدوں کو اِس کے ساتھ جوڑا ہے۔اوّل یہ کہ میرے لئے اُس کا بدن صلیب پر قربانی کے طور پر چڑھایا گیا اور اُسے توڑا گیا اور اُس کا خون میرے لئے بہایا گیا۔یقینی طور پر جیسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ خداوند کی روٹی میرے لئے توڑی گئی اور پیالہ مجھے دیا گیا۔ اور مزیدوہ اپنے مصلوب بدن اور بہائے ہوئے خون کے ذریعے میری روح کو ہمیشہ کی زندگی کے لئے سیر اور آسودہ کرتا ہے یقینی طور پر جیسے میں پاسبان کے ہاتھ سے خداوند کی روٹی اور شیرہ لیتا اور اپنے منہ سے اُسے چکھتا ہوں جو مسیح کے بدن اور خون کی علامت ہے (متی 26:26-28،مرقس 14:22-24، لوقا22:19-20،1 کرنتھیوں 10:16-17 اور 11:23-25 اور 12:13)۔

سوال نمبر 76۔ مسیح مصلوب کا گوشت کھانے اور اُس کا خون پینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ اِس کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ہم دِلی شوق اور خوشی کے ساتھ مسیح کے تمام دکھوں اور موت کو قبول کریں اور اِس طرح گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی حاصل کریں (یوحنا 6:35 اور40، 47،48اور 50 تا54)۔لیکن علاوہ اِس کے روح القدس جو ہم میں اور مسیح میں سکونت کرتا ہے اُس کے وسیلے سے مسیح کے مقدس بدن کے ساتھ زیادہ سے زیادہ پیوست ہوں (یوحنا 6:55-56) اور اگرچہ وہ آسمان پر ہے (اعمال 3:21، 1 کرنتھیوں 11:26) اورہم زمین پر۔ باوجود اِس کے ہم اُس کے گوشت میں گوشت اور ہڈی میں ہڈی ہیں (1 کرنتھیوں 6:15، 17 اور 19، افسیوں 3:16-19اور

29:5-30 اور 32، 1 یوحنا 13:4)۔ اور ایک روح ہو کر اُس کے بدن یعنی کلیسیا میں شریک ہیں اور ایک ہی روح کے وسیلہ سے زندہ اور ہمیشہ تابع ہیں (یوحنا6:56-58 اور 63 اور 23:14 اور15 :1-6، افسیوں4:15-16)۔

سوال نمبر77۔ کونسی جگہ مسیح نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایمانداروں کی پرورش اِس طرح اپنا بدن کھلانے اور خون پلانے کے ذریعے سے کرے گا جس طرح وہ یقینی طور پر توڑی ہوئی روٹی کو کھاتے اور پیالے میں سے پیتے ہیں؟

جواب۔ عشائے ربانی کو مقرر کئے جانے کے بارے میں لکھا ہے۔ خداوند یسوع نے جس رات وہ پکڑوایا گیا روٹی لی۔ اور شکر کر کے توڑی اور کہا۔ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لئے ہے۔ میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو۔ اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے۔ جب کبھی پیو میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔ کیونکہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور اِس پیالے میں سے پیتے ہو تو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔ جب تک وہ نہ آئے (1 کرنتھیوں 11:23-26)۔

مقدس پولس نے بھی اِس وعدہ کو دہرایا ہے جہاں وہ کہتا ہے۔ وہ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت چاہتے ہیں کیا یہ مسیح کے خون کی شراکت نہیں ؟ چونکہ روٹی ایک ہی ہے اِس لئے ہم جو بہت سے ہیں ایک بدن ہیں کیونکہ ہم سب اُسی ایک روٹی میں شریک ہوتے ہیں (1 کرنتھیوں 10:16-17)۔

سوال نمبر78۔ تو کیا پھر روٹی اور شیرہ مسیح کا حقیقی گوشت اور خون بن جاتے ہیں؟

جواب۔ نہیں ۔ جس طرح بپتسمہ میں پانی مسیح کے خون میں تبدیل نہیں ہوجاتا۔ اور نہ ہی خود گناہوں کو دھونے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ صرف الٰہی نشان ہے ہمارے یقین اور تسلی کے لئے (متی 26: 29)۔ اِسی طرح عشائے ربانی میں مقدس روٹی (1 کرنتھیوں 11:26-28) مسیح کے بدن میں تبدیل نہیں ہوجاتی۔ بلکہ اُس کی خاصیت ویسی ہی رہتی ہے۔ اگرچہ ساکرامنٹ کے استعمال کے بموجب ہم اُسے مسیح کا بدن کہتے ہیں (خروج

26:12-27، 43 اور 48، 1 کرنتھیوں10:1-4)۔

سوال نمبر 79۔ پھر کیوں مسیح یسوع اپنے بدن کو روٹی اور شیرہ کے پیالہ کو اپنا خون یا اُس کے خون میں نیا عہد کہتا ہے اور مقدس پولس اِسے مسیح کے بدن اور خون میں شراکت کہتا ہے؟

جواب۔ مسیح کے اِسے بغیر بڑے مقصد کے نہیں کہا بلکہ اِس لئے کہ وہ ہمیں سکھائے کہ جس طرح روٹی اور شیرہ ہمارے بدن اور عارضی زندگی کو قائم رکھتے ہیں، اُسی طرح اُس کا مصلوب بدن اور بہایا ہوا خون ابدی زندگی کے لئے ہمارے روحوں کے لئے خوراک ہے (یوحنا 6:51-55، سوال نمبر 76 بھی دیکھیں)۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ وہ اِس ظاہری نشان اور عہد کے ذریعے یقین دِلاتا ہے کہ جس طرح ہم جسمانی طور پر اِن ظاہری نشانات کو اُس کی یادگاری میں لیتے ہیں (1 کرنتھیوں 10:16-17، سوال نمبر 78 بھی دیکھیں) روحانی طور پر ہم اُس کے حقیقی بدن اور خون میں شریک ہوگئے اور اُس کے دُکھ اور فرماں برداری ہماری ہے۔ جیسے کہ ہم نے خود (شخصی طور پر) دُکھ اُٹھایا ہے اور سب کچھ کیا ہے۔

سوال نمبر 80۔ عشائے ربانی اور پوپ کی مقرر کردہ ماس میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ عشائے ربانی اِس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی واحد (ایک ہی بار) قربانی سے جو صلیب پر دی گئی ہمارے تمام گناہ معاف ہوگئے ہیں (یوحنا 19:30، عبرانیوں 7:27 اور 9:12 اور 25-28 اور 10:10، 12 اور 14) اور روح القدس کی وسیلہ سے ہم مسیح میں پیوند کئے گئے ہیں (1 کرنتھیوں 6:17) جو اپنے حقیقی بدن سمیت اب آسمان پر باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے (عبرانیوں 1:3 اور 8:1) جہاں اُس کی پرستش ہوتی ہے (لوقا 24:52، یوحنا 4:21-24 اور 20:17، اعمال 7:55 کلسیوں 3:1، فلپیوں 3:20-21، 1 تھسلنیکیوں 1:9-10)۔ لیکن ماس یہ سکھاتی ہے کہ مُردوں اور زندوں کو مسیح کے دُکھوں کے ذریعے گناہوں کی معافی نہیں ملتی جب تک کاہن کے ہاتھ سے مسیح اُن کے لئے عشائے ربانی میں روزانہ قربان نہیں کیا جاتا۔ اور یہ کہ روٹی اور شیرہ کی صورت میں مسیح جسمانی طور پر حاضر ہوتا ہے اور اِس لئے

اُن کے ذریعے اُس کی پرستش کرنی چاہیے۔ چنانچہ بنیادی طور پر ماس صرف مسیح کی واحد قربانی اور دُکھوں کے انکار کے سوا اور کچھ نہیں ہے (متی 10:4 اور دیکھیں عبرانیوں کا 9 اور 10 باب) اور ایک لعنتی بت پرستی ہے۔

سوال نمبر 81۔ کس قسم کے لوگ خداوند کی میز کے پاس آ سکتے ہیں؟

جواب۔ جو اپنے گناہوں کے سبب سے پشیمان ہیں تاہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُن کے گناہ معاف کردئے گئے ہیں اور یہ کہ اُن کی باقی ماندہ کمزوری مسیح کے دُکھوں اور موت سے ڈھانک دی گئی ہے۔ اور جو چاہتے ہیں کہ اُن کا ایمان زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو اور اُن کی زندگی درست ہوجائے۔ لیکن توبہ نہ کرنے والے اور ریاکار اپنی سزا کھاتے اور پیتے ہیں (زبور 3:51 اور 103:1-4، متی 6:5، یوحنا 7:37-38، 1 کرنتھیوں 10:19-22 اور 11:28-29)۔

سوال نمبر 82۔ کیا اُن کو بھی عشائے ربانی میں شامل ہونے دینا چاہیے جو اپنے عمل اور اقرار سے بے ایمانی اور ناراستی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اِس طرح خدا کے عہد کی بے حرمتی ہوتی ہے اور اُس کا قہر ساری کلیسیا کے خلاف بھڑکتا ہے (زبور 50:16-17، یسعیاہ 1:11-15 اور 66:3، یرمیاہ 7:21-23، متی 7:6، 1 کرنتھیوں 11:20، اور 34 الف اور 30 تا 32، 2 تھسلنیکیوں 3:6، ططس 3:10-11)۔ اِس لئے مسیحی کلیسیا خداوند اور اُس کے رسولوں کے حکم کی وجہ سے پابند ہے کہ ایسے لوگوں کو مذہبی اختیار سے علاحدہ کرے جب تک وہ اپنی زندگی کو درست نہ کریں۔

سوال نمبر 83۔ خدا کی بادشاہی کی کنجیاں یا اختیار کا عہدہ کیا ہے؟

جواب۔ مقدس انجیل کی منادی اور مسیحی ضابطہ۔ اِن دونوں سے خدا کی بادشاہی مسیح پر ایمان لانے والوں کے لئے کھولی جاتی ہے اور ایمان نہ لانے والوں کے لئے بند کی جاتی ہے (متی 16:18 -19 اور 18:18، لوقا 24:46-47، یوحنا 20:23، 1

کرنتھیوں 1‏23:1-24)۔

سوال نمبر 84۔ مقدس انجیل کی منادی سے آسمان کی بادشاہی کس طرح کھولی اور بند کی جاتی ہے؟

جواب۔ اِس طرح سے کہ خداوند یسوع کے حکم کے مطابق کھلے طور پر اِس کی منادی کی جاتی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے سامنے اِس کی گواہی دی جاتی ہے کہ جتنے حقیقی ایمان سے انجیل کے وعدوں کو قبول کرتے ہیں خدا واقعی اُن کے تمام گناہ یسوع مسیح کی خاطر معاف کرتا ہے اور اِس کے برعکس تمام ریاکاروں اور ایمان نہ لانے والوں پر خدا کا غضب اور ابدی سزا کا حکم اُس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ تبدیل نہیں ہو جاتے۔ خدا موجودہ زندگی اور آنے والی زندگی میں انجیل کی اِس گواہی کے مطابق لوگوں کی عدالت کرے گا (یسعیاہ 1:58، یوحنا 24:8 اور 21:20-23، اعمال 43:10، 2 کرنتھیوں 15:2-16)۔

سوال نمبر 85۔ مسیحی ضابطہ کے ذریعے آسمان کی بادشاہی کس طرح بند کی جاتی اور کھولی جاتی ہے؟

جواب۔ خدا کے حکم کے مطابق جو اِس طرح سے ہے کہ اگر کوئی مسیحی کہلا کر غلط راہ اختیار کرے تو اُسے برادرانہ نصیحت کی جاتی ہے۔ اگر وہ کئی مرتبہ نصیحت کرنے کے باوجود غلط تعلیم اور غلط راہ کو ترک نہ کرے تو اُس کی شکایت کلیسیا اور خاص طور پر کلیسیا کے افسران (ایلڈر صاحبان) کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اگر وہ اُن کو بھی نہ مانے تو اُسے عشائے ربانی کے پاک ساکرامنٹ سے محروم کر دیا جاتا ہے اور یوں اُسے مقدسوں کی شراکت سے خارج کر دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ اپنے آپ کو درست کرنے کا وعدہ کرے اور عملی طور پر حقیقی توبہ کے آثار دکھائے تو اُسے پھر مسیحی شراکت اور خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا میں رکن کی حیثیت سے قبول کر لیا جاتا ہے (متی 15:18-18، 1 کرنتھیوں 3:5-5 اور 11، 2 تھسنیکیوں 14:3-15، 2 یوحنا 10:1-11)۔

حصہ سوم

شکرگزاری

سوال نمبر 86 تا 129

سوال نمبر 86۔ چونکہ ہم اپنی کسی خوبی کے سبب نہیں بلکہ فضل سے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے بچائے گئے ہیں، ہم نیک کام کیوں کریں یا ہمیں نیک کام کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟

جواب۔ چونکہ مسیح ہمیں اپنے خون سے چھڑا کر روح القدس کے وسیلے اپنی شکل پر نیا بنا دیتا ہے۔ ہم اپنی ساری زندگی سے خدا کی برکتوں کے لئے شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں (رومیوں 13:6 اور 12:1-2،1 کرنتھیوں 20:6، 1 پطرس 5:2 اور 9 تا 10) تا کہ وہ ہم میں اور ہمارے وسیلہ سے جلال پائے (متی 16:5، 1 پطرس 12:2) اور ایمان کے پھلوں سے ہمیں اُس کا یقین حاصل ہو (متی 7:17-18) اور ہمارے نیک چال چلن سے دوسرے لوگ مسیح کے لئے جیتے جائیں (رومیوں 19:14،1 پطرس 3:1-2، 2 پطرس 10:1)۔

سوال نمبر 87۔ تو کیا وہ بچ سکتے ہیں جو اپنی ناشکرگزار زندگی کو نہیں چھوڑتے اور توبہ کر کے خدا کی طرف نہیں پھرتے ؟

جواب۔ ہرگز نہیں، کیونکہ کلام میں لکھا ہے کہ کوئی ناپاک (بدکار) شخص، بت پرست، زناکار، چور، لالچی، شرابی، گالیاں بکنے والا (بدگو، غیبت کرنے والا)، ڈاکو یا ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے (1 کرنتھیوں 9:6، افسیوں 5:5-6، 1 یوحنا 3:14-15)۔

سوال نمبر 88۔ حقیقی توبہ یا تبدل کن باتوں پر مشتمل ہے؟

جواب۔ دو باتوں پر۔ پرانے انسان کا مرنا (رومیوں 6: 4- 6،، 1 کرنتھیوں 7:5،افسیوں 4:22-24 کلسیوں 3:5-10) اور نئے انسان کا جی اُٹھنا۔

سوال نمبر 89۔ پرانے انسان کی موت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ گناہ کے لئے دِلی افسوس ہمیشہ ہمارے اندر گناہ سے نفرت پیدا کرتا ہے اور ہم زیادہ سے زیادہ گناہ سے باز آتے ہیں (یوایل 13:2،رومیوں 13:8)۔

سوال نمبر 90۔ نئے انسان کے زندہ کئے جانے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا میں دِلی مسرت (یسعیاہ 15:57، رومیوں 1:5 اور 17:14) جس کی وجہ سے ہم تمام نیک کاموں میں خدا کی مرضی کے مطابق خوشی محسوس کرتے ہیں (رومیوں 22:7 اور 8:10-11، گلتیوں 20:2)۔

سوال نمبر 91۔ نیک کام کیا ہیں؟

جواب۔ صرف وہی جو حقیقی ایمان سے صادر ہوتے ہیں (رومیوں 23:14) اور خدا کی شریعت (کلام) کے مطابق (1 سموئیل 22:15، افسیوں 10:2) اُس کے جلال کے لئے (1 کرنتھیوں 31:10) کئے جاتے ہیں۔ اور وہ نہیں جو ہمارے اپنے خیال کے مطابق (استثنا 32:12، یسعیاہ 13:29، حزقی ایل 18:20 اور 20) یا انسانی احکام کے مطابق ہوتے ہیں (گنتی 39:15، متی 9:15)۔

سوال نمبر 92۔ خدا کی شریعت کیا ہے؟

جواب۔ خدا نے یہ سب باتیں فرمائیں کہ خداوند تیرا خدا جو تجھے ملک مصر اور غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں۔

پہلا حکم۔ میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

دوسرا حکم۔ تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اُوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں اُن کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں۔ اور ہزاروں پر جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے حکموں کو مانتے ہیں رحم کرتا ہوں۔

تیسرا حکم۔ تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اُس کا نام بے فائدہ لیتا ہے خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔

چوتھا حکم۔ یاد کر کے تو سبت کا دن پاک ماننا۔ چھ دن تک تو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج

کرنا۔ لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہےاُس میں نہ تو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا چوپایہ نہ کوئی مسافر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا۔

پانچواں حکم۔ تو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو۔

چھٹا حکم۔ تو خون نہ کرنا۔

ساتواں حکم۔ تو زِنا نہ کرنا۔

آٹھواں حکم۔ تو چوری نہ کرنا۔

نواں حکم۔ تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

دسواں حکم۔ تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اُس کے گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا۔

خروج 20، استثنا5، زبور 9:119،متی 5: 17-19 ،رومیوں 3: 31 اور 5:10

سوال 93۔ یہ احکام کس طرح تقسیم کئے گئے ہیں؟

جواب۔ خدا نے یہ احکام دو تختیوں پر لکھ کر دئے (خروج 34: 28، استثنا4: 13)۔ پہلی تختی پر چار سوال جن میں ہمیں اُن فرائض کے بارے میں سکھایا گیا ہے جو براہ راست خدا سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسری تختی پر باقی چھ احکام جن کا تعلق ہمارے اُن فرائض کے ساتھ ہیں جو ہمارے پڑوسیوں (دیگر انسانوں) کے بارے میں ہیں (متی 22: 37-40)۔

سوال نمبر 94۔ پہلے حکم میں خدا ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب۔ کہ اپنی روح کی نجات کی خاطر میں تمام قسم کی بت پرستی (1 کرنتھیوں 10: 7

اور 14)، جادوگری (احبار 31:19، استثنا 18:10-12)، افسوں گری، مقدسوں سے یا دوسری مخلوقات سے دعا کرنے اور اُن کو طلب کرنے سے گریز کرتا اور بھاگتا ہوں (متی 10:4، مکاشفہ 10:19 اور 8:22-9) اور میں درست طریقے سے حقیقی خدا کو مانتا ہوں (یوحنا 3:17) اور صرف اُسی پر بھروسہ رکھتا ہوں (یرمیاہ 5:17)۔ تمام حلیمی (1 پطرس 5:5-6) اور صبر (رومیوں 3:5-4،1 کرنتھیوں 10:10، کلسیوں 10:1 ب ،عبرانیوں 10: 36) سے تمام نیکی کی صرف اُسی سے توقع کرتا ہوں (زبور 104:27-30،یسعیاہ 45:6ب تا7،یعقوب 17:1) اور اپنے سارے دِل سے اُسے پیار کرتا ہوں (استثنا 5:6)۔ اُس کا خوف مانتا ہوں (استثنا 2:6،زبور 10:111،امثال 10:9،متی 28:10) اور اُس کی عزت کرتا ہوں (استثنا 20:10) اور ذرا سا بھی اُس کی مرضی کے خلاف چلنے کی بجائے تمام مخلوقات کو چھوڑ دینا بہتر سمجھتا ہوں (متی 29:5-30اور 37:10، اعمال 29:5)۔

سوال نمبر 95۔ بُت پرستی کیا ہے؟

جواب۔ حقیقی اور واحد خدا جس نے اپنے آپ کو بائبل مقدس میں ظاہر کیا ہے اُسے چھوڑ کر کسی اور چیز کا تصور کرنا یا اُس پر بھروسہ رکھنا بُت پرستی ہے (زبور 5:62-7 اور 25:73-26اور 8:81-9، متی 24:6،یوحنا 23:2 اور 23:5،افسیوں 12:2 اور 5:5،فلپیوں 19:3، 2 یوحنا 9:1)۔

سوال نمبر 96۔ دوسرے حکم میں خدا ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب۔ ہم کسی طرح سے بھی خدا کے لئے کوئی شبیہ یا مورت نہ بنائیں (استثنا 15:4-19،یسعیاہ 18:40 اور 25، اعمال 29:17، رومیوں 22:1-24) اور جو حکم اُس نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے اپنے کلام میں دیا ہے اُس کے علاوہ کسی اور طریقے سے اُس کی عبادت نہ کریں (استثنا 23:4-24اور 30:12-32، 1 سموئیل 23:15،متی 9:15، یوحنا 24:4)۔

سوال نمبر 97۔ کیا ہم بالکل کوئی تصویر یا مجسمہ نہیں بنا سکتے ؟

جواب۔ خدا کے لئے ہم کوئی تصویر یا مجسمہ نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ مخلوقات کا مجسمہ بن سکتا ہے لیکن پھر بھی خدا منع کرتا ہے کہ ہم اُن کے لئے کوئی مجسمہ بنائیں یا اُن کی کوئی شبیہ اپنے پاس رکھیں عبادت کے لئے یا اُن کے ذریعے خدا کی خدمت کریں (خروج 24:23-25 اور 13:34-14، استثنا 5:7 اور 3:12 اور 22:16، 2 سلاطین 4:18، یوحنا 18:1)۔

سوال نمبر 98۔ کیا ہم گرجا گھروں میں تصویریں برداشت نہیں کر سکتے جس طرح لوگوں کے لئے کتابیں رکھی جاتی ہیں؟

جواب۔ نہیں، کیونکہ ہمیں خدا سے زیادہ عقل مند نہیں بننا چاہیے جو نہیں چاہتا کہ اُس کے لوگوں کو گونگے بتوں کے ذریعے تعلیم دی جائے (یرمیاہ 8:10، حبقوق 18:2-19) بلکہ صرف زندہ کلام کے ذریعے اُن کو تعلیم دی جائے (رومیوں 17:10، 2 تیمتھیس 16:3-17، 2 پطرس 19:1)۔

سوال نمبر 99۔ تیسرے حکم میں کس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

جواب۔ کہ ہمیں لعنت کرنے (بددعا دینے) کے لئے (احبار 10:24) یا جھوٹی قسم کھانے (احبار 12:19) اور غیر ضروری (حلف) قسموں کے ذریعے (متی 37:5، یعقوب 12:5) خدا کے پاک نام کی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اُس کا غلط استعمال کرنا چاہیے (یسعیاہ 23:45)۔ اور نہ ہی اپنی خاموشی کے ذریعے اِن ہولناک گناہوں میں دوسروں کے ساتھ شریک ہوں (متی 0 1: 2 3، رومیوں 2: 4 2، کلسیوں 16:3-17، 1 تیمتھیس 8:2 اور 1:6، 1 پطرس 15:3)۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم خدا کا قدوس نام خوف اور تعظیم کے ساتھ استعمال کریں تاکہ ہم درست طریقے سے اُس کے نام کا اقرار کریں اور اُس کی تمجید کریں اور وہ ہمارے تمام کلام اور کاموں سے جلال پائے۔

سوال نمبر 100۔ قسموں، گالی گلوچ اور لعنت ملامت کرنے کے ذریعے خدا کے نام کی تکفیر کرنا کیا اتنا بڑا گناہ ہے کہ خدا کا غضب اُن کے خلاف بھی بھڑکتا ہے جو مقدور بھر (حتی الوسع) اِس کو نہیں روکتے اور منع نہیں کرتے؟

جواب۔ جی ہاں (احبار 1:5)، سچ مچ اور کوئی گناہ اِتنا بڑا اور خدا کو برانگیختہ کرنے والا نہیں جتنا کہ اُس کے نام کی توہین کرنے کا گناہ ہے۔ اِس لئے خدا نے حکم دیا کہ ایسا کرنے والے کو سزائے موت دی جائے (احبار 24:15-16 اور 12:19، امثال 25-24:29)۔

سوال نمبر 101۔ کیا ہم عزت اور تعظیم کے ساتھ خداوند کے نام کی قسم کھا سکتے ہیں؟

جواب۔ جی ہاں، جب مجسٹریٹ اِس کا مطالبہ کرے یا جب خدا کے جلال اور اپنے پڑوسیوں کی بہتری کے لئے حقیقت اور سچائی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ چونکہ اِس قسم کی بنیاد خدا وند کے کلام پر ہے (استثنا 20:10، یسعیاہ 1:48،عبرانیوں 16:6)۔ اِس لئے پرانے اور نئے عہد میں مقدسین اِسے درست سمجھ کر استعمال کرتے تھے (پیدایش 24:21 اور 54:53:31، یشوع 15:9 اور 19، 1 سموئیل 22:24، 1 سلاطین 29:1،رومیوں 9:1)۔

سوال نمبر 102۔ کیا ہم کسی مقدس شخص یا کسی اور مخلوق کے نام کی قسم کھا سکتے ہیں؟

جواب۔ نہیں ، کیونکہ جائز قسم وہی ہے جو خدا کے نام سے لی جائے کیونکہ وہی دِلوں کے خیالوں کو جاننے والا ہے اور وہی سچا گواہ ہوسکتا ہے اور اگر میں جھوٹی قسم کھاتا ہوں تو وہی سزا دے سکتا ہے (2 کرنتھیوں 23:1)۔ یہ عزت ہم کسی اور مخلوق کو نہیں دے سکتے (یسعیاہ 16:65، یرمیاہ 7:5،متی 34:5-36)۔

سوال نمبر 103۔ چوتھے حکم میں خدا کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب۔ سب سے پہلے خدا یہ چاہتا ہے کہ خوشخبری پھیلانے اور سکھانے کے کام کو برقرار رکھا جائے (1 کرنتھیوں 11:9 اور 13 تا 14، 1 تیمتھیس 14:3-15 اور 13:4-14

اور 5:17، ططس 1:5)۔ اور خاص کر کہ میں سبت کے دن عبادت میں حاضر ہونے (زبور 40:10-11 اور 68:26، اعمال 2:42 اور 46،2 تیمتھیس 2:2 اور 15)، کلام سیکھنے (1 کرنتھیوں 14:19، 29 اور 31)اور ساکرامنٹوں میں شامل ہونے (1 کرنتھیوں 11:33) علانیہ طور پر خداوند کا اقرار کرنے (1 کرنتھیوں 14:16، 1 تیمتھیس 2:1-2 اور 8 تا 10) اور مسیحی خیرات (1 کرنتھیوں 16:2) دینے کے لئے سرگرم ہوں۔ دوسرا یہ کہ میں اپنی تمام زمینی زندگی میں بُرے کاموں کو ترک کروں اور خداوند سے کہوں کہ وہ اپنے پاک روح کے وسیلے میری زندگی میں کام کرے اور یوں اپنی موجودہ زندگی میں ابدی سبت کو شروع کروں (یسعیاہ 66:23، اعمال 20:7، گلتیوں 6:6، عبرانیوں 4:9-10)۔

سوال نمبر 104۔ پانچویں حکم میں خدا کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب۔ کہ ہم کمال عزت، محبت اور وفاداری سے اپنے باپ اور ماں سے پیش آئیں (پیدائش 9:24-25، خروج 21:17، امثال 1:8-9 اور 4:1 اور 15:20 اور 20:20، افسیوں 6:1-6 اور 22، کلسیوں 3:18 اور 20 تا 24) اور اُن کے علاوہ وہ سب جو ہم پر اختیار رکھتے ہیں (متی 22:21، رومیوں 13:1-7، 1 پطرس 2:18)۔ مناسب فرماں برداری سے اُن کی اچھی تربیت اور اِصلاح کو مانیں اور صبر سے اُن کی کمزوریوں کی برداشت کریں کیونکہ خداوند کی مرضی یہ ہے کہ اُن کے ہاتھ سے ہم پر حکومت کرے (استثنا 27:16 اور 32:24، امثال 13:24 اور 30:17، افسیوں 6:4 اور 9، کلسیوں 3:19 اور 21، 1 تیمتھیس 2:1-2 اور 5:17، عبرانیوں 13:17-18)۔

سوال نمبر 105۔ چھٹے حکم میں خدا کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب۔ کہ میں اپنے پڑوسی کو حقیر نہ جانوں نہ اُس سے نفرت کروں نہ اُس کی بے عزتی کروں اور نہ اُسے اپنے خیالات، الفاظ، حرکات سے اور نہ ہی عملی طور پر اُس کے قتل کا

باعث بنوں (پیدائش 6:9،متی 5: 21-22 اور 52:26)۔ لیکن بدلہ لینے کی تمام خواہشوں کو برطرف کروں (متی 25:5 اور 35:18،رومیوں 19:1، افسیوں 26:4)۔ علاوہ اِس کے اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچاؤں (متی 4: 7،رومیوں 13: 14،، کلسیوں 23:2) اور نہ ہی جان بوجھ کر اپنے آپ کو کسی خطرے میں ڈالوں۔ اس لئے بھی کہ قتل کو روکنے کے لئے مجسٹریٹ تلوار لئے کھڑا ہے (خروج 14:21،متی 6:18-7)۔

سوال نمبر 106۔ کیا یہ حکم صرف خون کرنے کے بارے میں ہے؟

جواب۔ نہیں۔ لیکن خون کرنے سے منع کرنے میں یہ تعلیم بھی دیتا ہے کہ اُسے (خداوند خدا کو) اُس کی جڑ سے بھی نفرت ہے۔ یعنی حسد، کینہ (رومیوں 1: 28-32، 1یوحنا 9:2-11)، غصہ (گلتیوں 19:5-21،یعقوب 13:2) اور بدلہ لینے کی خواہش، اُس کی نظر میں یہ سب باتیں پوشیدہ قتل ہیں (یعقوب 19:1 اور 16:3، 1 یوحنا 15:3)۔

سوال نمبر 107۔ کیا اِس حکم میں صِرف اِس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہم پڑوسی کا خون نہ کریں؟

جواب۔ نہیں۔ حسد، نفر اور غصے کی مذمت کرتے ہوئے خدا اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کریں (متی 12:7 اور 39:22) اور اُس کے ساتھ صبر، صلح، حلیمی (رومیوں 18:12،افسیوں 2:4،گلتیوں 1:6-2)، رحم (متی 7:5، لوقا 36:6) اور مہربانی (رومیوں 10:12) کا سلوک کریں اور جہاں تک ممکن ہو اُسے نقصان سے بچائیں (خروج 5:23) اور اپنے دشمنوں سے بھی نیکی کریں (متی 9:5 اور 44 تا 45،رومیوں 20:12-21،کلسیوں 12:3-14)۔

سوال نمبر 108۔ ساتواں حکم ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

جواب۔ تمام قسم کی ناپاکی پر خدا کی طرف سے لعنت کی گئی ہے (احبار 27:18-28)۔ اِس لئے ہمیں پورے دِل سے اِس سے نفرت کرنی چاہیے (یہوداہ 1:22-23) اور

پاکیزہ اور سادہ زندگی بسر کرنی چاہیے(1 تھسلنیکیوں 4:3-5) خواہ پاک نکاح میں باندھے گئے ہوں یا کنوارے (غیر شادی شدہ۔اکیلے) ہوں (1 کرنتھیوں 7:1-4، عبرانیوں 4:13)۔

سوال نمبر 109۔ کیا اِس حکم میں خدا صرف زِنا کاری اور ایسے گھناؤنے گناہوں کی ہی ممانعت کرتا ہے؟

جواب۔ چونکہ ہمارا بدن اور روح دونوں روح القدس کا مقدس ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم دونوں کو پاک رکھیں۔ اِس لئے وہ تمام ناپاک خیالات (1 کرنتھیوں 6:18-20، افسیوں 5:3-4)، خواہشوں، بے ہودہ کاموں اور اِشاروں سے منع کرتا ہے (متی 5:27-30) اور اُن باتوں سے بھی جو ہمیں اِس گناہ میں پھنسا سکتی ہیں (1 کرنتھیوں 15:33، افسیوں 5:18-19)۔

سوال نمبر 110۔ آٹھویں حکم میں خدا کیا منع کرتا ہے؟

جواب۔ اِس حکم میں خدا نہ صرف اُس چوری (1 کرنتھیوں 6:10)اور ڈاکہ(1 کرنتھیوں 5:10) کے بارے میں منع کرتا ہے جس کی سزا مجسٹریٹ دیتے ہیں بلکہ وہ تمام چالیں اور دھوکہ بازی جیسے جھوٹے ترازُو (امثال 11:1 اور 16:11) اور پیمانے (استثنا 25:13-15، حزقی ایل 45:9-10) سِکے، سود خوری یا جن کے ذریعے ہم اپنے پڑوسی کا مال ہتھیا لیتے ہیں یا زبردستی اُسے چھین لیتے ہیں (لوقا 3:14، 1 تھسلنیکیوں 4:6) خدا کی نظر میں چوری اور ڈاکہ زنی کے برابر ہیں (زبور 15:5،لوقا 6:35)۔ علاوہ اِن تمام قسم کے منع کردہ ذرائع اور لالچ (1 کرنتھیوں 6:10) اور پڑوسی کے مال کو ضائع کرنا یا اُس کا غلط استعمال کرنا بھی گناہ ہے (امثال 5:10، یوحنا 6:12، 1 تیمتھیس 6:10)۔

سوال نمبر 111۔ خدا اِس حکم میں آپ سے کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

جواب۔ کہ جہاں تک ہوسکے میں اپنے پڑوسی کی بہتری کے لئے کام کروں اور اُس کے

ساتھ ویسا سلوک کروں جیسا میں چاہتا ہوں کہ لوگ میرے ساتھ کریں (متی 12:7) اور وفاداری کے ساتھ کام کروں تا کہ میں غریبوں کی اُن کی ضرورت کے وقت مدد کرسکوں (پیدایش 19:3، افسیوں 28:4،فلپیوں 4:2، 1 تیمتھیس 6:6-7)۔

سوال نمبر 112۔ نویں حکم میں کس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

جواب۔ کہ میں کسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دوں (امثال 5:19 اور 9)اور نہ کسی کے الفاظ کو بگاڑوں (زبور 3:15) اورکسی کی چغلی نہ کروں۔کسی کی بدگوئی نہ کروں (رومیوں 28:1-30) اور بغیر سنے جلدبازی میں دوسروں سے مل کرکسی کو مجرم نہ ٹھہراؤں (متی 1:7-2، لوقا 37:6)۔لیکن دُکھ کے ساتھ خدا کے ازحد غضب کے حوالے کروں۔اور ہر قسم کے جھوٹ اور دھوکہ (یوحنا 44:8) کو شیطان کا کام سمجھ کراُس سے گریز کروں (امثال 22:12 اور 5:13)۔ اور عدالت وانصاف کی باتوں اور دیگر معاملات میں محبت رکھوں، دیانت داری سے بات کروں اور سچائی کا اقرار کروں (1 کرنتھیوں 6:13، افسیوں 25:4) اور جہاں تک ہوسکے میں اپنے پڑوسی کی نیک نامی کی ترقی اور حفاظت کروں (یوحنا 24:7اور 51،کلسیوں 6:4، 1 پطرس 21:2 اور 23 اور 9:3)۔

سوال نمبر 113۔ دسویں حکم میں کس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

جواب۔ کہ کبھی ہمارے دِل میں خدا کے کسی حکم کے خلاف ذرا سی خواہش یا خیال داخل نہ ہولیکن ہم پورے دِل سے ہمیشہ گناہ سے نفرت کریں اور راست بازی میں خوشی محسوس کریں (امثال 23:4، متی 11:5اور 19 تا 20، رومیوں 7:7-8، یعقوب 14:1-15)۔

سوال نمبر 114۔ کیا وہ جو خدا کی طرف رجوع کرچکے ہیں اِن حکموں پر مکمل طور سے عمل کرسکتے ہیں؟

جواب۔نہیں۔ یہاں تک کہ مقدس ترین اشخاص نے بھی موجودہ زندگی میں اِس فرماں برداری کا تھوڑا سا آغاز کیا ہے (واعظ 20:7،رومیوں 14:7-15، 1 یوحنا

10-8:1)۔ اِس لئے اُن کی زندگی کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ وہ نہ صرف کچھ بلکہ خدا کے تمام حکموں کے مطابق زندگی گزاریں (ایوب 9:2-3،زبور 13:19،رومیوں 22:7، یعقوب 10:2-11)۔

سوال نمبر 115۔ خدا ہمیں کیوں دس احکام پر عمل کرنے کے لئے سختی سے حکم دیتا ہے جبکہ کوئی شخص اِس زندگی میں اِن پر عمل نہیں کرسکتا؟

جواب۔ اوّل یہ کہ موجودہ زندگی میں ہم زیادہ سے زیادہ اپنی گناہ آلودہ فطرت کے بارے میں سیکھ لیں (زبور 5:32،1 یوحنا 9:1) اور زیادہ سنجیدگی سے گناہوں کی معافی اور مسیح میں راست بازی کے طالب ہوں (رومیوں 24:7-25) اور دوسرا یہ کہ ہم بہت سرگرم ہوکر بلاناغہ روح القدس کے فضل کے لئے خدا سے درخواست کریں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ خدا کی شبیہ پر بحال ہوتے جائیں اور اِس زندگی کے بعد کاملیت کے درجہ تک پہنچیں (زبور 12:51،متی 6:5،1 کرنتھیوں 24:9-25،فلپیوں 12:3-14)۔

سوال نمبر 116۔ دعا مسیحیوں کے لئے کیوں ضروری ہے؟

جواب۔ کیونکہ یہ شکرگزاری کا ایک بڑا حصہ ہے جو خداوند چاہتا ہے کہ ہم اُس کے سامنے پیش کریں (زبور 14:50-15) کیونکہ خدا صرف اُنہیں اپنا فضل اور روح القدس دیتا ہے جو سچے دِل اور بلاناغہ نہایت عاجزی سے مانگتے رہتے ہیں اور اُن کے لئے شکرگزاری پیش کرتے ہیں (متی 7:7-8اور 12:13،لوقا 9:11-10، افسیوں 18:6)۔

سوال نمبر 117۔ کس قِسم کی دعا خدا کو منظور ہے اور وہ اُس کو سنے گا؟

جواب۔ اوّل یہ کہ ہم اپنے پورے دِل (یوحنا 22:4-24) سے حقیقی اور واحد خدا سے دعا کریں۔ جس نے اپنے آپ کو اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے (رومیوں 26:8، 1 یوحنا 14:5) اور جن باتوں کا اُس نے حکم دیا ہے کہ ہم اُس سے مانگیں (زبور 8:27)۔ دوم یہ کہ ہم پوری طرح سے اپنی ضرورت اور مصیبت کو جانیں (2 تواریخ 12:20) تاکہ اُس کی الٰہی شان وشوکت کے سامنے ہم اپنے آپ کو خاکسار بنائیں (زبور 10:2

اور 18:34، یسعیاہ 2:66)۔ سوم یہ کہ ہم پورا یقین کریں (رومیوں 14:10، یعقوب 6:1) کہ وہ ہماری نااہلیت کو جانتے ہوئے بھی اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی خاطر یقینی طور پر ہماری دعا سنے گا (دانی ایل 9:17-18، یوحنا 14:13-16) جیسا کہ اُس نے اپنے کلام میں ہم سے وعدہ کیا ہے (زبور 1:143، متی 8:7، لوقا 13:18)۔

سوال نمبر 118۔ خدا نے ہمیں اُس سے کیا کچھ مانگنے کا حکم دیا ہے؟

جواب۔ وہ سب چیزیں جو ہماری روح اور جسم کے لئے ضروری ہیں (متی 33:6، فلپیوں 6:4، یعقوب 17:1، 1 پطرس 7:5) اور جن کا ذکر خداوند یسوع مسیح نے اپنی سکھائی ہوئی دعا میں کیا ہے (متی 9:6-13، لوقا 2:11-4)۔

سوال نمبر 119۔ دعائے ربانی کیا ہے؟

جواب۔ اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ ہمارے روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ برائی سے بچا۔ کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین۔

(متی 9:6-13، لوقا 2:11-4)

سوال نمبر 120۔ خداوند یسوع نے ہمیں کیوں حکم دیا ہے کہ ہم خدا کو باپ کہہ کر مخاطب کریں؟

جواب۔ ہماری دعا کے شروع میں ہی اِس احساس کو بیدار کرنے کے لئے کہ ہم بچوں کی طرح اُس کی عزت کریں اور اُس پر بھروسہ رکھیں جو کہ ہماری دعا کی بنیاد ہے اور یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا ہمارا باپ بن گیا ہے۔ اور ہمارے دنیوی ماں باپ سے کہیں کم وہ چیزیں ہمیں دینے سے انکار کرے گا جو ایمان سے مانگتے نہیں (یسعیاہ 16:63، متی

9:7-11، لوقا11:11-13، 1 پطرس1:17)۔

سوال نمبر 121۔ تو جو آسمان پر ہے، کیوں شامل کیا گیا ہے؟

جواب۔ تاکہ ہم دِل میں خدا کے آسمانی جلال کے بارے میں دنیوی خیال پیدا نہ ہو (یرمیاہ23:23-24،اعمال 17:24-25 اور 27) اور اُس کی حاکمانہ قدرت سے اپنے بدن اور روح کے لئے تمام ضروری چیزوں کی توقع کریں (1 سلاطین 8:28، زبور 115:3، رومیوں 10:12)۔

سوال نمبر122۔ پہلی درخواست کیا ہے؟

جواب۔ **تیرا نام پاک مانا جائے**، یعنی ہمیں سب سے پہلے یہ عطا کر کہ تجھے ٹھیک طرح سے جانیں (زبور119:105،متی16:17،یوحنا17:3، یعقوب 1:5) اور تیرے سب کاموں میں جن سے تیری قدرت، نیکی، انصاف، رحم اور سچائی ظاہر ہوتی ہے (زبور 119:137، رومیوں 11:33-36)۔ اُن کی وجہ سے تیری عزت اورتعریف کریں اور علاوہ اِس کے ہم اپنی ساری زندگی اپنے خیالات، الفاظ اور کاموں کو اِسی طرح سے ترتیب دیں کہ ہماری وجہ سے خدا کے پاک نام کی تکفیر نہ ہو بلکہ اُس کی عزت اور تعریف کی جائے (زبور71:8 اور 16 اور 92:1-2 اور 100:3-4، افسیوں 1:16-17)۔

سوال نمبر123۔ دوسری درخواست کیا ہے؟

جواب۔ **تیری بادشاہی آئے**۔ جس کا مطلب ہے کہ اپنے کلام اور روح کے وسیلے اِس طرح ہم پر حکومت کر کہ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو تیری مرضی کے تابع کریں (زبور119:5 اور143:10)۔ اپنی کلیسیا کو بڑھا اور اُسے قائم رکھ (زبور51:18 اور122:6-7)۔ شیطان کے کاموں اور ہر ایک قدرت کو جو تیرے خلاف سر اُٹھائے اور ہر وہ بُرا منصوبہ جو تیرے کام کے خلاف بنایا جائے اُسے برباد کر (رومیوں 16:20، 1 یوحنا3:8)۔جب تک تیری کامل بادشاہی نہ آئے (رومیوں 8:22-23،

مکاشفہ 17:22 اور 20)۔ جس میں تُو ہی سب کچھ ہو (زبور 102:12-13، کرنتھیوں 24:15 اور 28، مکاشفہ 15:11)۔

سوال نمبر 124۔ تیسری درخواست کیا ہے؟

جواب۔ **تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔** یہ بھی بخش کہ ہم اور سب لوگ بغیر کسی لالچ کے اپنی مرضی چھوڑ کر (متی 24:16) تیری مرضی کو پورا کریں جو سب سے بہتر ہے (لوقا 42:22، ططس 12:2) اور ہر شخص اپنے بلاوے اور عہدے کے مطابق خوشی اور وفاداری سے تیری مرضی کے مطابق کام کرے (1 کرنتھیوں 24:7) جیسے فرشتے آسمان پر کرتے ہیں (زبور 103:20-21، رومیوں 2:12، عبرانیوں 21:13)۔

سوال نمبر 125۔ چوتھی درخواست کیا ہے؟

جواب۔ **ہمارے روز کی روٹی آج ہمیں دے۔** اِس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی خوشی اور رضامندی سے ہماری تمام جسمانی ضروریات پوری کر (زبور 104:27-28 اور 145:15-16) تاکہ ہم تجھے تمام چیزوں کا سرچشمہ قبول کریں (اعمال 17:14 اور 17:27-28) اور تیری برکت کے بغیر نہ ہماری فکرمندی اور محنت نہ تیری دی ہوئی نعمتیں فائدہ مند ہوسکتی ہیں (استثنا 3:8، زبور 37:3-7 اور 16 تا 17، 1 کرنتھیوں 58:15)۔ اور ہم اپنا بھروسہ تمام مخلوقات سے ہٹا کر صرف تجھ پر رکھیں (زبور 22:55 اور 127:1-2 اور 146:2-3، یرمیاہ 5:17 اور 7)۔

سوال نمبر 126۔ پانچویں درخواست کیا ہے؟

جواب۔ **جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا ہے تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔** اپنی خوشی سے مسیح خداوند کے خون کی خاطر ہم مصیبت زدہ گناہ گاروں کو ہماری بے شمار خطائیں ہمارے ذمہ نہ لگا۔ نہ اُس بدی کو جو ہمیشہ ہمارے ساتھ پیوستہ رہتی ہے (زبور 51:1-4 اور 143:2، 1 یوحنا 1:2-2)۔ جیسے کہ تیرا فضل جو ہمارے اندر ہے

گواہی دیتا ہے اور ہمارا مکمل اور دِلی اِرادہ ہے کہ اپنے پڑوسی کو معاف کریں (زبور 5:51-7، متی 6:14-15، افسیوں 1:7)۔

سوال نمبر 127۔ چھٹی درخواست کیا ہے؟

جواب۔ **اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ برائی سے بچا۔** جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے آپ میں ایسے کمزور ہیں کہ ایک لمحہ بھی ٹھہر نہیں سکتے (زبور 103:14-16، یوحنا 15:5)۔ علاوہ اِس کے ہمارے جانی دُشمن شیطان (افسیوں 6:12-13، 1 پطرس 5:8-9)، دنیا (یوحنا 15:19)اور ہماری گناہ آلودہ فطرت (رومیوں 7:23، گلتیوں 5:17) لگاتار ہم پر سخت حملہ کرتے رہتے ہیں۔ برائے کرم اپنے پاک روح کے وسیلہ سے ہمیں محفوظ رکھ اور مضبوطی بخش کہ اِن دُشمنوں کے مقابلہ میں ہم ثابت قدمی سے کھڑے رہ سکیں اور اس روحانی جنگ میں مغلوب نہ ہوں (متی 6:41، مرقس 13:33)۔ جب تک کہ آخرکار مکمل فتح ہماری نہ ہو (2 کرنتھیوں 12:7، 1 تھسلنیکیوں 3:13 اور 5:23-24)۔

سوال نمبر 128۔ آپ اِس دعا کو کس طرح ختم کرتے ہیں؟

جواب۔ **کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔** اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم یہ سب کچھ تجھ سے مانگتے ہیں کیونکہ تُو ہمارا بادشاہ ہونے کی حیثیت سے سب چیزوں پر اختیار رکھتا ہے اور تُو قادر اور تیار ہے کہ سب اچھی چیزیں ہم کو دے (رومیوں 10:11-12، 2 پطرس 2:9) اور ہمارا نہیں بلکہ تیرا ہی نام ہمیشہ تک عزت اور جلال پائے (زبور 115:1، یوحنا 14:13)۔

سوال نمبر 129۔ لفظ آمین کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ لفظ آمین کا مطلب ہے کہ سچ مُچ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ اور میرے دِلی احساس سے کہیں زیادہ کہ میں اُس سے یہ چیزیں چاہتا ہوں، یقیناً خدا نے میری دعا کو سن لیا ہے (زبور 145:18-19، 2 کرنتھیوں 1:20، 2 تیمتھیس 2:13)۔

مزید کتب حاصل کرنے کے لئے ہمارا پتہ:

ریفارمڈ چرچ آف پاکستان

پوسٹ بکس نمبر 23 بہاول پور 63100۔

برائے رابطہ

واٹس ایپ نمبر

03025257626

ویب سائٹ

www.rcofp.com

Designed & Printed at
Zafarsons Printers, Lahore
0333-4279887